REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N.61/57

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO. P/GDP-30

جلد ۳۵ — شمارہ ۳۴

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر: بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

ہفت روزہ بدر قادیان

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے، ششماہی ۱۸ روپے، ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰ پونڈ، فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516.

۱۵ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ — ۲۱ ظہور ۱۳۶۵ ہش — ۲۱ اگست ۱۹۸۶ء

اخبار احمدیہ

جلسہ سالانہ برطانیہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

قادیان (یکم ظہور / اگست) محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدرآباد کی طرف سے موصولہ اطلاع کے مطابق ربوہ (بفضلہ تعالیٰ) لندن میں جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۲۱واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے پروگرام کے مطابق ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ وفا (جولائی) کی تاریخوں میں منعقد ہو کر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ آمدہ اطلاع کے مطابق اس بابرکت روحانی اجتماع میں ۵۰ ممالک کے کم وبیش ۷۰۰۰ نمائندگان شریک ہوئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے روز نماز از ایک گھنٹہ اور دوسرے روز چار گھنٹے اور تیسرے روز ڈیڑھ از چار گھنٹے خطاب فرمایا۔ جن میں پاکستانی احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور ربوہ کے کالے قوانین کا تذکرہ بھی فرمایا۔ ... خطابات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ

احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت کے نام

حضور ایدہ اللہ کا انتہائی اہم اور ضروری پیغام

میرے پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ عظیم الشان روحانی انقلاب کے لئے تمام احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ میں سے اولوالالباب کو ضرور یہ احساس ہوگا کہ اس سلسلہ میں بہت سے امور اصلاح احوال کے محتاج ہیں جن میں سے تین خاص طور پر اس وقت میرے پیش نظر ہیں۔

اوّل :- نئی نسلوں کے خلوص، ایمان اور عمل کے معیار کو بلند کرنا اور تربیتی خامیوں کی طرف توجہ دینا۔

دوئم :- دعوت الی اللہ کی مہم کو مزید وسعت اور قوت دینا یہاں تک کہ بیعتوں کی رفتار ناقابل یقین حد تک بلکہ سینکڑوں گنا بڑھ جائے اور

سوئم :- مالی قربانی کے معیار کو بلند کرنا اور جماعت کو اس قوت کے ساتھ تحریکی مالی قربانی کی عادت سے آشنا کرنا کہ پھر وہ کسی کے کہنے کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی دلی آرزو اور قلبی جوش کے ساتھ مالی قربانی میں حصہ لیں اور جہاں تک لازمی چندوں کا تعلق ہے تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔

بیرونی ممالک میں بالعموم جماعت کے عالمی حالات کو پیش نظر رکھ کر خطبات کے ذریعہ سے انتظام دیتا رہا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ مختلف ممالک ان خطبات سے بھرپور استفادہ کریں گے۔ الحمدللہ کہ اکثر ممالک نے بڑی توجہ اور اہتمام سے ہر فرد جماعت تک میری آواز میں یہ خطبات پہنچانے کی کوشش کی اور الحمدللہ کہ دنیا بھر سے اس سلسلہ میں انتہائی خوشکن رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں اور نئی نسلوں میں ایک نئی زندگی کی لہر دوڑ رہی ہے۔ نسبتاً بڑی عمر کی نسل تو خدا کے فضل سے پہلے بھی تعلق اور خلوص کے اعتبار سے نسبتاً بلند معیار پر قائم تھی۔ جہاں تک ہندوستان کی جماعتوں کا تعلق ہے بیعتوں کی اعداد وشمار سے تحریری اور مرکزی رپورٹوں سے اور احباب جماعت کے انفرادی خطوط سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ اس جہاد میں ہندوستان کی جماعتیں بھی دنیا کی دیگر جماعتوں کے شانہ بشانہ قدم آگے بڑھا رہی ہیں اور گزشتہ سالوں کے مقابل پر تو ازدیاد خوشکن اثر دکھائی دیتا ہے۔ لیکن یہ امر بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اس خوشکن تبدیلی میں زیادہ تر کردار براہ راست جماعت کے مستقل کارکنان نے ادا کیا ہے اور دعوت الی اللہ کرنے والوں کو جو حوصلہ جاتی ہیں وہ تناسب حاصل نہیں جو بعض دیگر ممالک کے داعین الی اللہ کو بفضلہ تعالیٰ حاصل ہو چکا ہے لہٰذا اس پہلو سے ابھی بہت زیادہ ترقی کی گنجائش موجود ہے۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان کی تمام صدر تنظیمیں اور ذیلی تنظیمیں اپنے تمام ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے کوشش کریں کہ (مسلسل صفحہ ۱۲ پر دیکھئے)

(مسلسل صفحہ ۱۲ پر دیکھئے)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں ابھی سے شرکت کے لئے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔ آمین

زالک الحمد

ناظر دعوت وتبلیغ
صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم وعبد الرؤف مالکان کیپ ٹاؤن سپر مارکیٹ۔ سانچ پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہر احمدی مرد، عورت اور بچہ اپنی استطاعت کی حد تک داعی الی اللہ بن جائے جہاں تک احباب جماعت کے انفرادی اخلاص کے معیار اور جماعت کے ساتھ وابستگی اور گہرے ذاتی تعلق کا معاملہ ہے الحمدللہ کہ دنیا بھر کی جماعتوں میں گزشتہ چند سالوں سے ایک نئی روح پیدا ہوئی ہے اور خدا کے فضل سے اس کے شیریں ثمرات اور عظیم نتائج پورے عالم میں منصۂ شہود پر ابھر رہے ہیں تاہم ابھی تک ہندوستان میں اس پہلو سے بھی ترقی کی بہت گنجائش باقی ہے۔ بہت سے ممبرانِ جماعت غافل ہیں اور اس کام کی طرف پوری توجہ دیتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو نبھا نہیں رہے جب کہ اس کام کو مسلسل توجہ، لگن اور عزم صمیم کے ساتھ ہر لحظہ آگے بڑھانا نہایت ضروری ہے افسوس ہے کہ بعض علاقوں میں نئی نسلوں کا جماعت کے ساتھ خلوص وعشق کا تعلق قابلِ فکر حد تک گر گیا ہے اور نئی نسلوں کی طرف جتنی توجہ درکار تھی کما حقہٗ نہیں دی جا رہی تھی کہ میرے خطبات بھی تمام احباب جماعت تک پہنچانے کا انتظام بہت ناقص ہے اور کما حقہٗ استفادہ نہیں کیا جا رہا۔

تمام ہندوستان میں احمدیوں کی تعداد اتنی تھوڑی ہے کہ عددی لحاظ سے تو آپ ہزارویں حصہ کا نصف نہیں بنتے اور کام آپ کے سپرد یہ ہے کہ آپ نے تمام ہندوستان کے دلوں کو اسلام کے لئے جیتنا ہے اس لئے خلوصِ دل سے کوشش کریں کہ آپ کے ہر چھوٹے اور بڑے کے دل میں مولا کریم خدمتِ دین کی ایک بے قرار لو لگا دے۔

ہندوستان کی جماعتوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے اتنے بڑے اور وسیع ملک میں جماعتوں کے درمیانی فاصلے بہت زیادہ ہیں جب کہ ذرائع اور وسائل کی کمی مزید مشکلات پیدا کر رہی ہے ضرورت کے باوجود مناسب تعداد میں مربیان اور معلمین کے تقرر میں مانع ہے نتیجہ یہ ہے کہ دور دراز کی بہت سی ایسی جماعتیں ہیں جن کا مرکز سے براہ راست رابطہ نہیں ہے اور کئی ممبرانِ جماعت بنیادی تعلیم و تربیت سے بھی محروم ہیں چنانچہ بہت سے ایسے مظاہر ملتے رہتے ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تربیت کی کمی بعض جگہ ایسی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے کہ آئندہ نسلوں کے ضائع ہونے کے احتمال کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اگر شروع سے ہی ہندوستان کی جماعتیں اسلامی تعلیم و تربیت کے ماحول میں پروان چڑھتیں تو آج یا تو یہ مسائل پیدا ہی نہ ہوتے یا پھر جماعت میں استطاعت ہوتی کہ وہ ان سے مؤثر رنگ میں نپٹ سکے افسوس کہ اس عددی اور تربیتی کمزوری کا مجموعی نتیجہ مالی قربانی کا معیار گرنے کی صورت میں بھی ظاہر ہوا ہے اور ہندوستان میں بکثرت ایسے کمانے والے افراد موجود ہیں جو یا تو کلیتہً جماعت کے مالی قربانی کے نظام ہی میں شامل نہیں حتی کہ چندہ عام تک کی سعادت سے محروم ہیں یا پھر چندہ ادا کرتے تو ہیں مگر شرح کے مطابق چندہ نہیں دے رہے اور سب سے بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ بغیر شرح کے چندہ ادا کرنے والوں میں صاحب حیثیت اور ذی ثروت احباب کا تناسب زیادہ ہے میرا ساری زندگی کا تجربہ ہے کہ جو لوگ مالی قربانی میں خدا تعالیٰ سے صاف معاملہ نہیں رکھتے اور تقویٰ کے ساتھ اپنے مال میں سے اللہ اور اس کے دین کا حصہ الگ نہیں کرتے ان کے دیگر معاملات بھی بگڑ جاتے ہیں۔ گھروں کا سکون تباہ ہو جاتا ہے۔ کاروباروں میں نقصان اٹھانے پڑتے ہیں اولاد کی تربیت میں بگاڑ آ جاتا ہے اور بالعموم ان کی زندگی میں برکتیں اٹھ جاتی ہیں پھر ایسے لوگوں کے دعوت الی اللہ کے کام میں بھی کوئی جان اور قوت پیدا نہیں ہوتی اس لئے اس مسئلہ کو معمولی نہ سمجھیں خدا خوفی کے ساتھ اپنے ہی بھلے کے لئے اس طرف پوری توجہ دیں اور یقین رکھیں کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال بڑھتے ہی ہیں گھٹتے ہرگز نہیں۔

مجھے یہ معلوم کر کے بڑا ہی افسوس ہوا کہ جب میری ہدایت پر مکرم ناظر صاحب بیت المال نے بعض جماعتوں کو اس طرف توجہ دلائی اور بعض ذی ثروت احباب کو نصیحت کی تو بجائے اس کے کہ وہ ناظر صاحب کے ممنون ہوتے اور صمیم قلب سے اس کارِ خیر پر ان کا شکریہ ادا کرتے ان میں سے بعض نے ان ناصحانہ کوششوں کا بہت ہی برا منایا اور اصلاحِ احوال کی طرف ذرہ بھر توجہ نہ دی حتی کہ عام چندہ دہندگان کا تعلق ہے ان کے لئے بھی یہ صورت نہایت افسوسناک ہے لیکن موصیان کے متعلق جب میں غور کرتا ہوں کہ موصی ہوتے ہوئے اپنی اصل آمد کو چھپا رہے ہیں تو مجھے انتہائی تعجب ہوتا ہے اور بطور خاص ان کی طرف سے تکلیف پہنچتی ہے افسوس کہ وہ یہ نہیں سوچتے کہ ان کا یہ فعل خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش کے مترادف ہے اور بھول جاتے ہیں کہ وہ ہرگز خدا کو دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور یہ دھوکہ بالآخر خود انہی پر الٹتا ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۰)

حقیقت تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص موصی کے معیار کی قربانی نہیں کر سکتا تو اسے وصیت کا خیال ہی ترک کر دینا چاہئے اور اسے ہرگز یہ گمان نہیں کرنا چاہئے کہ چونکہ وہ نظارت بیت المال سے اخفائے احوال میں کامیاب ہو گیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی نظر میں بدستور موصی ہی شمار ہو گا ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ تو دلوں کے پاتال تک سے واقف ہے اس لئے خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش خود اپنے ہی نفوس کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے اسی وجہ سے فرمایا کہ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ کہ یہ لوگ اپنے نفس کے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے۔

جماعت احمدیہ ہندوستان کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے اور ہر میدان میں تلافی مافات کی خاطر جتنے کام کی ضرورت ہے وہ کام اسی قدر روپیہ بھی چاہتا ہے۔ پس میں آپ سے کہتا ہوں کہ مجھ سے وہ اپنے چندہ کی ہمت خود پیدا یاد رکھیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے عہد آخرین میں دینِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ادیانِ عالم پر غالب کرنے کے لئے قادیان کو مرکزِ اول منتخب فرمایا اس لئے ہندوستان کی جماعتیں کو اس عظیم الشان سعادت کی قدر کرتے ہوئے اس کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیئے۔

اگرچہ آغاز احمدیت سے لے کر تقریباً ۶۰-۷۰ سال تک ہندوستان کو یہ سعادت بھی حاصل رہی کہ ہندوستان کی جماعتوں کا چندہ اندرونی ضرورتوں کو ہی پورا نہیں کرتا تھا بلکہ بیرونی جماعتوں کی مدد کے لئے بھی استعمال ہوتا رہا جبکہ خود ہندوستان کو اپنی مدد اور سہارے کے لئے کبھی کسی بیرونی امداد کے لئے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑا لیکن افسوس ہے کہ اب یہ صورت حال نہیں رہی اور مزید افسوس یہ ہے کہ اپنی کوتاہی اور کمزوری کا کما حقہٗ احساس بھی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ہندوستان کی جماعتیں اس دورِ ابتلا میں دنیا بھر کی باقی جماعتوں سے بہت پیچھے رہ گئی ہیں اور دیگر ممالک کی طرح مالی قربانی کے میدان میں جوش وجذبہ کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہیں یہی وجہ ہے کہ آخر مجھے مجبوراً یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ ہندوستان کی بعض اہم ضرورتیں پوری کرنے کی خاطر بیرونی جماعتیں ہندوستان کی مالی امداد کریں تاہم میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہندوستان کی جماعتیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے دینی غیرت کا ثبوت دیں اور خدا کے احسانات کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے دیئے ہوئے مال میں سے زیادہ سے زیادہ اس کی راہ میں خرچ کرنے کو سعادت سمجھنے لگیں تو یہ صورت حال یکسر بدل سکتی ہے اور ایک سال کے اندر اندر ہندوستان کی جماعتیں اپنی تمام ضرورتوں میں خود کفیل ہو سکتی ہیں انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔ پس جہاں آپ نے دعوت الی اللہ کے میدان میں قدم آگے بڑھایا ہے وہاں مالی قربانی میں بھی آگے بڑھیں اللہ پر توکل رکھیں اور جان لیں کہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال اس کی نظر میں قبولیت پا جانے کے بعد بلند تر پہاڑوں کی بلندیوں سے بھی زیادہ سربلند ہو جاتا اور نہ صرف آخرت ہی میں نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی بڑھتا رہتا ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لئے کسی ڈر اور خوف کا مقام نہیں۔ یہ سعادت نہ صرف انہیں مگر کر دیں اور دنیا کی ہر خیر و برکت سے بھر دیتی ہے اور ایسے لوگوں

(باقی صفحہ ۱۱ پر دیکھئے)

معارفِ قرآن مجید

سُورۃ احزاب میں آنحضرتؐ کے بعد نبی آنے کا واضح ذکر موجود ہے

انبیاء کرامؑ نے اپنی تبلیغ میں کبھی جبر و تشدد کا رویّہ اختیار نہیں کیا

جماعت احمدیہ کے مخالفین کا رویّہ انبیاء کرام کے رویّہ کے بالکل برعکس ہے

مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف انگریزی دروس القرآن کا اُردو ترجمہ

(مرتبہ:- مکرمہ ثریا غازی صاحبہ لنڈن)

درس القرآن فرمودہ ۲۵ مئی ۱۹۸۶ء

انعامِ نبوت کا انکار

فرمایا۔ قرآن کریم کے بیان کے مطابق بنی نوع انسان نے نظامِ نبوت کی نعمت کو ہمیشہ رد کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ (حٰمٓ السجدہ : ۵۲) کہ جب کبھی ہم انسان پر انعام نازل کرتے ہیں تو وہ ان سے منہ پھیر لیتا ہے اور ہم سے ایک طرف ہو جاتا ہے فرمایا یہاں نعمتوں سے مراد اللہ تعالیٰ کا سب سے اعلیٰ درجہ کا انعام نبوت ہی ہے کیونکہ دنیوی نعمتوں سے کون منہ موڑتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کی سورت یٰسٓ کی آیات ۳۰-۳۲ میں فرماتا ہے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ یعنی افسوس ہے انسانوں پر کہ جب کبھی ان کے پاس نبی آئے یہ انہیں رد کر دیتے کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اس وجہ سے کتنی نسلیں ہم نے تباہ کر دی ہیں اور جب ہم نے دوبارہ نبی بھجوایا تو انہوں نے پھر وہی سلوک کیا اس لئے ہم نے ان کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ نبیوں سے بُرا سلوک کیا کرتے تھے۔

انبیاء کی مخالفت کے مختلف بہانے

فرمایا نبی اکیلا ہی صراطِ مستقیم پر ہوتا ہے باقی تمام لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کے راستے میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالتے ہیں اور مختلف قسم کے بہانے اور عذر تراش کر لوگوں کو نبی کی قبولیت سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

فرمایا۔ ان تمام رکاوٹوں اور بہانوں کو قرآن کریم نے محفوظ کر لیا ہے جن میں سے چند میں یہاں بیان کرتا ہوں

(۱) جذباتی رکاوٹیں SENTIMENTAL BARRIERS

کسی بھی نبی کی آمد پر مخالفین ہمیشہ ہی لوگوں کے جذبات کو نبی کے خلاف یہ کہہ کر ابھارتے ہیں کہ اس کو ماننے سے تمہارے پرانے نبی کی ہتک ہوتی ہے قرآن کریم کی سورۃ المومن آیت ۳۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ ..... الخ کہ حضرت یوسف تمہارے پاس کھلے نشان لے کر آئے لیکن تم ان کے متعلق شک کرتے رہے یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے تو تم نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب ان کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

فرمایا اس کی دوسری مثال سورہ جن میں جنّ کے وفد کے متعلق ہے جو قبولِ اسلام کے بعد اپنی زمانہ جہالت کی باتیں بیان کرتے تھے کہ ہم بھی یہی وقوف ہوا کرتے تھے کہ ہم یہ یقین رکھتے تھے کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ گفتگو قرآن کریم میں محفوظ فرمائی۔ فرمایا یہ تمام بہانے ہیں کسی نبی کو رد کرنے کے اور اس کی مخالفت میں عوام کے جذبات کو اُبھارنے کے ورنہ ایک نبی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے نبیوں کی تصدیق کرتا ہوا آتا ہے وہ اپنے سے پہلے نبی کی کس طرح ہتک کر سکتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھجوائے جو سب کے سب اپنے سے پہلے نبی کی تصدیق کرنے والے اور اس کے دین کی تائید کرتے رہے اور ان کی بنیادی تعلیم کو برقرار رکھا اس میں اضافہ کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تو یہ اعتراض بالکل چسپاں ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ انہوں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے اپنے آپ کو آزاد نبی کہہ کر آنحضرتؐ کی شان و شوکت میں شرکت کا دعویٰ کیا ہے وہ تو آپؐ کی شریعت اور کتاب کو آخری اور کامل مانتے ہیں اور اپنے دعویٰ نبوت کو مکمل طور پر آنحضرتؐ کی نیابت اور غلامی میں قرار دیتے ہیں اور آنحضرتؐ کے دین اور شریعت میں ایک شوشہ کی تبدیلی کے بھی قائل نہیں۔ خیر از جماعت احمدیہ کا کہنا ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد کسی نبی کا آنا یا آپؐ سے مانا تو الگ بات ہے کہ کسی کے روبرو ہوں اور کوئی غیرت مند انسان اپنے دربار میں کسی غیر کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

فرمایا اگر لوگوں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار باپ برداشت کر لئے ہیں تو مزید ایک سے بھلا کیا فرق پڑے گا۔ قرآن کریم کے بیان لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرہ ۲۸۶) کے مطابق ہم انبیاء کرام میں کوئی فرق نہیں کر سکتے اور ان سب پر ایمان لانا مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ وہ آنحضرتؐ کے روحانی بیٹے ہیں اور انہوں نے جو کچھ پایا آنحضرتؐ کے طفیل آپؐ کی غلامی اور آپؐ کی مکمل پیروی میں پایا اس لئے ایسا دعویٰ نبوت آنحضرتؐ کے لئے کس طرح باعث ہتک ہو سکتا ہے؟

(۲) افسانوی رکاوٹیں (MYTHICAL BARRIERS)

فرمایا یہ بھی ختم نبوت سے ملتا جلتا ایک پرانا نظریہ ہے جو انبیاء کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کوئی نبی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو اس کا درجہ اس قدر بڑھا دیا جاتا ہے اور ان کی طرف ایسی خدائی صفات و خصوصیات منسوب کر دی جاتی ہیں جن کا انسانوں میں ملنا محال ہے اور جب کوئی نیا نبی آتا ہے تو اس سے ان خصوصیات کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور ان کی عدم موجودگی میں اس کے دعویٰ کو رد کر دیا جاتا ہے۔ فرمایا جس طرح مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ آسمان سے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اتریں گے اسی طرح ہندوؤں کے نزدیک حضرت کرشن (پیروں) اور بازوں سمیت نازل ہوں گے چنانچہ اس قسم کے خیالات کو بنیاد بنا کر وہ قادیان میں آنے والے مسیح اور کرشنا کا انکار کر رہے ہیں فرمایا یہ نبوت کے خلاف

ایک بہت بڑا ہتھیار ہے اور ہر نبی کے خلاف استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

(۳) فلسفیانہ رُکاوٹیں PHILOSOPHICAL BARRIERS

موجودہ زمانے میں اس کی مثال علامہ اقبال کی فلاسفی میں ملتی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کی درج ذیل وجوہات بیان کی ہیں۔

● آنحضرتؐ کی بعثت کے بعد انسان اپنی پختگی کی عمر کو پہنچ گیا ہے اور اس میں اپنے نفع ونقصان کو جاننے کا شعور آچکا ہے لہٰذا اب اس کو آسمانی راہنمائی کی مزید ضرورت نہیں رہی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ایک پُرانی دلیل ہے اور قرآن کریم کے مطابق نئے مذاہب کے خلاف ہمیشہ دی جاتی رہی ہے۔ ہر نبی کے زمانے میں یہی کہا جاتا رہا کہ ہم خود اپنے اچھے بُرے کی تمیز کر سکتے ہیں حتیٰ کہ حضرت شعیبؑ کے وقت میں بھی یہی کہا گیا کہ "تم آج آکر ہمیں بتاتے ہو کہ ہم اپنے مال کس طرح خرچ کریں اور کون سی بات غلط ہے اور کون سی صحیح ہے حالانکہ تم خود ایک معمولی انسان ہو اور ہم میں سے کمزور وناتواں ہی تم کو قبول کر رہے ہیں"۔ لہٰذا جس شعور کا ذکر علامہ اقبال نے کیا ہے اس شعور کا دعویٰ تو انسان ہمیشہ سے کرتا آیا ہے لیکن ایک نکتہ جو اقبال نظر انداز کر گئے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ سے انسان کا قدم ترقی کی طرف اُٹھتا رہا ہے اور ہر زمانے کا انسان اپنے سے گزشتہ زمانے کے انسان سے زیادہ باشعور اور ترقی یافتہ ہے اور آئندہ ترقی کی رفتار اتنی زیادہ ہوگی کہ اگلے ایک سو سال میں انسان اتنی ترقی کرے گا جتنی کہ اس نے پچھلے پانچ ہزار سالوں میں کی ہے اس لئے ایک سو سال بعد میں آنے والے انسان کے مقابلے میں اقبال کا شعور بہت پیچھے رہ جائے گا۔

فرمایا۔ دوسری بات جو میں اس اعتراض کے متعلق کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہی اعتراض ایک جرمن فلاسفر نیٹشے نے (جن سے اقبال بہت متاثر ہیں) خدا کی ہستی میں یقین نہ رکھنے کی دلیل کے طور پر استعمال کی ہے وہ کہتا ہے کہ ماضی میں خدا کی ہستی پر یقین رکھنا اس لئے ضروری تھا کہ ان میں وہ شعور اور پختگی نہیں تھی اور ان کی راہنمائی کے لئے خدا کا تصور ایجاد کیا گیا لیکن اب انسان چونکہ باشعور ہے اور اپنے نفع نقصان کو بخوبی سمجھتا ہے اس لئے اُسے کسی خدا کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا ان دلائل کے مطابق نہ صرف نبوت ختم ہو جاتی ہے بلکہ خدائی کا نظام بھی بے ضرورت ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ اقبال اپنے اس دعوےٰ کی تائید میں ایک دلیل یہ بھی دیتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی سب سے بڑی برکت اور رحمت یہ ہے کہ آپ نے نبوت کو بند کر کے مسلمانوں کو تباہی سے بچالیا ہے کیونکہ نہ نبی آئیں گے اور نہ مسلمان ان کو رد کر کے لعنتی بنیں گے حضور نے فرمایا اگر انسانوں کو امتحانوں سے بچانا رحمت تھی تو پھر اللہ تعالےٰ نے اُن کو حضرت آدم کے وقت میں کیوں نہ بچالیا کیا یہ ضروری تھا کہ اللہ تعالےٰ ایک لاکھ چوبیس ہزار مرتبہ یہ تجربہ کر کے اس کے نقائص سے آگاہ ہوتا لہٰذا اُس نے صرف آنحضرتؐ کے بعد آنے والی نسلوں کو اس لعنت سے کیوں بچایا یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے اور قرآن کریم کے بیان کے بالکل برعکس ہے کیونکہ قرآن کریم کے مطابق نبوت اللہ تعالےٰ کا انعام اور رحمت ہے۔ نبی کے آنے پر ہر زمانہ پہلے ہی بگڑا ہوا ہوتا ہے اور نبی اس بگڑے ہوئے معاشرے میں سے نیکوں کو بدوں سے الگ کرنے کے لئے آتے ہیں تاکہ وہ مخلوقِ خدا میں سے بعض کو رحمت واحسان بن کر بچالیں قرآن کریم کے مطابق نبی اس وقت آتے ہیں جبکہ دُنیا میں فساد پھیل جاتا ہے اور انسانیت تباہ ہونے لگتی ہے ایسے حالات میں اللہ تعالےٰ اپنے نبیوں کی معرفت معاشرے کو پھر سے پاک کرتا ہے اگر یہ لعنت ہے تو پھر یہ بار بار آنی چاہیئے

۴۔ کتبِ مقدّسہ کی آڑ میں رکاوٹیں

ہر نئے نبی کے آنے پر پُرانی مذہبی کتاب کو کسی نہ کسی رنگ میں غلط معنی دے کر آنیوالے نبی کے خلاف دلیل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے حالانکہ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ کے مصداق انسان نبی کو قبول کرنا ہی نہیں چاہتا۔ حضورؒ نے فرمایا کہ میں قرآن کریم کی ایک آیت پیش کرنا چاہتا ہوں جس پر جماعت احمدیہ کو زیادہ زور دینا چاہیئے یہ آیت نبوت کے خوبصورت نظام کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے اور اس کی ایک مجموعی عالمگیر شکل ہمارے سامنے آجاتی ہے اور یہ حقیقت زمان ومکان کی قید سے آزاد ہے کیونکہ اس کا تعلق خدا تعالےٰ کے ساتھ ہے۔ فرمایا نبی کیوں آتے ہیں اور کس طرح ایک سچے اور جھوٹے نبی میں فرق کیا جا سکتا ہے قرآن کریم کی دو آیات میں اس کو مکمل طور پر بیان کیا گیا ہے۔

● ۱۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ ... الخ

سورۃ الاحزاب آیت ۸ اور جب ہم نے نبیوں سے پختہ عہد لیا اور تم سے بھی (اے محمدؐ) اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی عہد لیا۔ فرمایا کہ یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وہ عہد جو پُرانے نبیوں سے لیا گیا وہ آنحضرتؐ سے بھی خدا نے لیا وہ پختہ عہد کیا تھا اس کو اللہ تعالےٰ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۸۲ میں بیان فرمایا ہے

● ۲۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ ۔

اور اللہ تعالےٰ نے نبیوں سے پختہ عہد لیا کہ جب کبھی بھی کتاب اور حکمت تم پر اُتاری جائے اور پھر تمہارے پاس رسول آئیں اور وہ تصدیق کرے اس کی جو تمہارے پاس موجود ہے (یعنی اپنے سے پہلے انبیاء کی تصدیق کریں) تو تم ان پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو تب اللہ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اس عہد پر قائم رہنے کا تو تب وہ کہیں گے کہ ہاں ہم عہد کرتے ہیں تب اللہ تعالےٰ نے ان سے کہا کہ اب تم اس عہد پر گواہ رہنا۔

حضورؒ نے فرمایا کہ اگر آنحضرتؐ کے بعد نبوت بالکل بند ہوگئی تھی تو پھر ایسا عہد آنحضرتؐ سے کیوں لیا گیا اور خدا نے منکَ کا لفظ استعمال کیوں کیا؟ فرمایا چونکہ تمام انبیاء کرام خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اس لئے کبھی کوئی نبی اپنے سے پہلے نبی کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ اس کی تصدیق اور تائید کرتا ہے فرمایا کہ یہ آیت تمام انبیاء کو ایک مقام پر اکٹھا کر دیتی ہے اور اس طرح مذہب میں وحدت اور یگانگت اور عالمگیر وسعت پیدا کر دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ نبوت

حضور نے فرمایا کہ ہر آنے والے نبی کا پہلے نبی کی تائید کرنا بہت ضروری ہے اور اس آیت کریمہ (میثاق النبیین) میں اسی پر سارا زور دیا گیا ہے کہ ہر آنے والا نبی پُرانے نبی کی تصدیق کرتا ہے اور اس کے دین کو مضبوط کرتا ہے آنحضرتؐ کے زمانہ میں شریعت مکمل ہوگئی اور پھر اس کے بعد

"جو شخص پنجگانہ نمازوں کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت سے نہیں ہے"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

فون : 27044
گرام : GLOBE XPORT

پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۵ بی رام مندر اسرائی کلکتہ ۷۰۰۰۰۳

اگر کوئی نبی اس شریعت کی حمایت اور اسے پھیلانے اور تقویت دینے کے لئے آئے تو اس کی مخالفت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم سنت نبوی اور احادیث کی پوری پوری پیروی کی ہے اور آنحضرت اور آپؐ سے پہلے آنے والے تمام انبیاءِ کرام پر بھی پوری طرح ایمان لائے ہیں۔ آپ کا دعویٰ آنحضرتؐ کی غلامی اور پیروی میں نبوت کا دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ صرف احیائے دین کی خاطر آئے ہیں اور شریعت نبوی کے ایک شوشے کو بھی بدلنے کا اختیار نہیں رکھتے اس لئے ایسے نبی کی مخالفت کن وجوہات کی بناء پر کی جا سکتی ہے؟ فرمایا قرآن کریم کے مطابق ایسا عہد ان تمام انبیاء سے لیا گیا جو شرعی نبی تھے اور یہ عہد اُن کے بعد آنے والے ہر غیر تشریعی نبی کو قبول کرنے کے لئے ان کی قوم سے لیا گیا تھا کیونکہ ظاہر ہے کہ آئندہ نبی کے وقت میں وہ موجود نہ ہوں گے اس لئے ان سے عہد لینے سے اللہ تعالیٰ کی غرض ان کی قوم کو یہ تلقین کرنا تھی کہ آئندہ جب کوئی نبی اس کتاب کی اور شریعت کی تصدیق کرتا ہوا آئے تو اس کو قبول کرلیں اور ایسے نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی سرزنش میں ہوں گے حضور نے فرمایا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مسیح موعود نے نہ آنا ہوتا تو یہ عہد آنحضرتؐ سے کبھی نہ لیا جاتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے یہ عہد پورا ہو گیا۔

درس القرآن فرمودہ یکم جون ۱۹۸۶ء

فرمایا۔ میثاق النبیین والی آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں ہر سچے نبی کو مان کر اس کی مدد کرنے کا حکم ہے وہاں جھوٹے نبی کے متعلق کوئی ہلکا سا اشارہ بھی نہیں ملتا بلکہ مکمل خاموشی ہے میرے خیال میں اس رویے سے اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت کا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ قرآن کریم کی متعدد آیات میرے اس نظریے کی تائید کرتی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ .... غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۴۶: ۸) وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ تم نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا ہے تم ان سے کہہ دو کہ تم اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ یہ میرے اور میرے خدا کے درمیان معاملہ ہے یعنی اگر میں جھوٹا ہوں تو تمہاری مدد اور حمایت مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچا نہیں سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تم کچھ نہیں کر سکو گے فرمایا مذہبی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جھوٹے مدعی نبوت کو کسی نہ کسی رنگ میں انسانی حمایت حاصل تھی متنبی اور اسود عنسی سے لے کر موجودہ زمانے تک جتنے جھوٹے نبی تھے یا تو وہ پاگل تھے یا انہیں کسی نہ کسی گروہ کی مدد اور حمایت حاصل تھی ان میں سے کوئی ایک بھی اکیلا نہیں تھا اس مدد کے باوجود وہ تباہ کر دئے گئے۔

(۲) فرمایا قرآن کریم کی ایک اور آیت اس مضمون پر مزید روشنی ڈالتی ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيلِ .... فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ (الحاقہ ۴۸:۴۵) یعنی اگر یہ شخص ہماری طرف بعض باتیں جھوٹے طور پر منسوب کرتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی شہ رگ کاٹ دیتے پس تم میں سے کوئی بھی اُسے بچا نہ سکتا۔

(۳) — قرآن کریم میں ایک اور جگہ پر فرعون کی قوم کے اس شخص کا بیان ہے جو کہ حضرت موسیٰ پر پوشیدہ طور پر ایمان رکھتا تھا اس مضمون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ .... وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا (۲۸-۴۰) یعنی اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کی تباہی کے لئے اس کا جھوٹ کافی ہے لیکن اگر وہ شخص سچا ہے تو پھر اس کی سچائی تمہارے لئے عذاب کی وجہ بن جائے گی۔

فرمایا ان آیات کی روشنی میں صرف دو راستے انسانوں کے لئے کھلے ہیں (۱) اگر نبی سچا ہے تو اس کو مان کر اس کی مدد کریں (۲) اور اگر اس میں سچائی نظر نہیں آتی تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ ایسی حالت میں خود خدا اس کو تباہ کرے گا ان کے سوا کوئی تیسرا راستہ قرآن کریم نے ہمارے سامنے نہیں رکھا کسی بھی مقام پر انسانوں کے لئے ایسے نبی کو ختم کرنے کا حکم نہیں۔

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کو چونکہ برطانوی حکومت کا تحفظ حاصل تھا اس لئے ان کو مسلمان ختم نہ کر سکے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے مطابق تو جھوٹے نبی کو ختم کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے تو کیا برطانوی حکومت نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ طاقتور تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کو ختم نہ کر سکا فرمایا اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کی اصطلاحات اپنے اندازِ بیان میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں انعمت علیہم میں انعام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دئے جانے کا ذکر ہے لیکن انعام کرنے والوں کا تفصیلاً ذکر نہیں اور مغضوب علیہم میں غضب دینے والوں کا ذکر نہیں اور نہ ہی جرم بتایا گیا ہے صرف سزا کا ذکر ہے اور الضالین میں صرف جرم کا ذکر ہے اور سزا کا ذکر نہیں فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے دوسرے مفکرین کے نزدیک مغضوب سے مراد یہود اور الضالین سے مراد عیسائی ہیں اگرچہ سورۃ فاتحہ میں ان گروہوں کا مختصر ذکر موجود ہے لیکن قرآن کریم میں مفصل ذکر ملتا ہے۔ فرمایا جہاں ضالین کا ذکر ہے وہاں معافی کا امکان نظر آتا ہے لیکن مغضوب وہ لوگ ہیں جن کا جرم معافی کی حدود سے آگے بڑھ چکا ہے اور ان پر فردِ جرم عائد کر کے ان کو سزا دی جا چکی ہے اس گروہ کا تفصیلی جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا سب سے نمایاں جرم انبیاء کرام کی مخالفت ہے وہ صرف مخالفت ہی نہیں کرتے تھے بلکہ ان کو طرح طرح کی تکالیف دیا کرتے تھے نیز ان کے پیروکاروں پر بھی ظلم و ستم کے ذریعے عرصہ حیات تنگ کر دیتے تھے چنانچہ قرآن کریم کے مطابق ایسے لوگوں کو تین طریق سے سزا دی گئی (۱) انسانی ہاتھوں سے جس طرح آنحضرتؐ کے زمانے میں مومنین کے ہاتھوں انہیں کیفرِ کردار تک پہنچایا گیا۔ (۲) اللہ تعالیٰ کا اپنے ہاتھوں سے سزا دینا جس طرح فرعون کو غرق کیا گیا (۳) بعض اقوام کو خدا تعالیٰ نے عناصرِ قدرت کے ذریعہ تباہ کر دیا مثلاً طوفان اور زلزلے وغیرہ لیکن انبیاء کرام کی پیشگوئیاں اس سلسلے میں اتنی نمایاں تھیں کہ کسی کو اس میں شک و شبہ نہیں رہ جاتا کہ ان قوموں کی تباہی انبیاء کرام کی مخالفت کی وجہ سے ہوئی مغضوب علیہم کے گروہ کو مندرجہ بالا تین سزائیں دی گئیں۔ فرمایا تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود ایک ایسی قوم ہے جس کو ایک لمبے عرصے تک انسانی ہاتھوں نے سزا دی اور یہ حقیقت اتنی نمایاں ہے کہ کوئی مورخ اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ مغضوب علیہم گروہ نے بار بار نبیوں کی مخالفت کی اور ان کے واقعات جس طرح قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں میں اسی طرح بیان کروں گا پھر اس بات کا فیصلہ آپ خود کر لیں کہ کیا آج کے علمائے دین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق وہی رویہ اختیار کر کے اس گروہ میں شمولیت اختیار نہیں کر چکے۔

(۱) — سورۃ احقاف کی آیات نمبر ۶۶-۶۷ میں اللہ تعالیٰ حضرت ہودؑ کے متعلق فرماتا ہے وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ... الخ کہ جب ہم نے ہودؑ کو قوم عاد کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو ان کی قوم نے ان کی مخالفت کی اور کہا کہ ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں تم صحیح آدمی نہیں ہو۔ آنحضرتؐ کو بھی مجنون کہا گیا اور یہی بات دیگر انبیاء کرام کے پیروکاروں کے متعلق بھی کہی جاتی ہے کہ ہم کس طرح ان لوگوں کی طرح ایمان لے آئیں جو بیوقوف ہیں اور یہی رویہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے متعلق موجودہ پاکستانی علماء نے اختیار کیا انہوں نے مشترکہ بیان دیا ہے کہ ہم نے مرزا غلام احمد کے دعویٰ پر غور کیا ہے ہمیں تو وہ ایک بیوقوف انسان معلوم ہوتا ہے نعوذ باللہ

(۲) ۔۔۔ سورہ اعراف کی آیت ۷۴ تا ۷۶ میں حضرت صالحؑ کا واقعہ دہرایا گیا ہے جب حضرت صالح نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی نصیحت کی تو آپ کی قوم کے متکبر سرداروں نے ایمان لانے والے کمزور اور ناتواں لوگوں کو کہا کہ واقعی تم صالح کو اللہ کا نبی مانتے ہو اس پر ایمان لانے والوں نے کہا کہ ہاں ہم اس کی لائی ہوئی تعلیم پر ایمان رکھتے ہیں تب انہوں نے غصے میں آکر حضرت صالحؑ کی اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے تاکہ انہیں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے کوئی سواری نہ مل سکے پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے بھی یہی سوال کیا کہ آپ واقعی مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور اکثر احمدیوں سے بھی یہی سوال کیا جاتا ہے اور پھر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ کتنا احمقانہ یقین ہے ۔ پھر جس طرح حضرت صالحؑ کی قوم نے ان کے فریضہ تبلیغ کی بجا آوری میں رکاوٹیں کھڑی کر کے ذرائع تبلیغ مسدود کر دیئے تھے اسی طرح موجودہ زمانے میں احمدیت کی تعلیم کی اشاعت پر حکومت پاکستان نے پابندی لگا دی ہے معضوب علیہم کے گروہ کا یہ ایک بہت پرانا ہتھیار ہے جو وہ انبیاء کی مخالفت کے دوران ہمیشہ استعمال کرتے رہے ہیں اس لئے میں ان لوگوں کو بار بار متنبہ کر رہا ہوں کہ وہ آگ سے کھیلنا چھوڑ دیں ورنہ ان پر بھی وہی عذاب نازل ہوگا جو پہلی قوموں پر نازل ہوا۔

(۳) ۔۔۔ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۸۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت شعیب کی قوم کے سرداروں نے حضرت شعیب سے کہا کہ اے شعیب! ہم تمہیں اور تمہارے ماننے والوں کو اپنے ملک سے نکال دیں گے اس لئے تم ہمارے مذہب میں واپس لوٹ آؤ۔ حضرت شعیب نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے دین کو ناپسند کرتے ہوئے واپس لوٹ جائیں اس زمانے میں یہی کہانی اب پاکستانی علماء کے ذریعہ سے دہرائی جا رہی ہے علماء جو الٹی میٹم دے رہے ہیں بعینہٖ وہی الفاظ ہیں جو حضرت شعیب کی قوم کے بارہ میں قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں وہ بار بار حکومت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ یا تو احمدی توبہ کر کے واپس مسلمانوں میں لوٹ آئیں یا پھر ہمارے ملک سے نکل جائیں۔

(۴) ۔۔۔ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۸۶ - ۸۷ میں اللہ تعالیٰ حضرت شعیب کے متعلق فرماتا ہے کہ آپؑ نے اپنی قوم کے لوگوں کو کہا کہ تم راستوں پر بیٹھ کر طرح طرح کے طریقوں سے ایمان لانے والوں کو ڈراتے ہو فرمایا کہ آج کے علماء بھی برملا کہہ رہے ہیں کہ وہ ہر جگہ احمدیوں کا مقابلہ کریں گے اور ان کے سربراہ کا پیچھا بھی کریں گے اور احمدیت کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ہر کوشش کریں گے۔

(۵) ۔۔۔ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۹۰ میں حضرت شعیب اپنی قوم کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے میری قوم تم مجھے اور میرے پیروکاروں کو کہتے ہو کہ ہم تمہارے دین میں واپس آ جائیں تو کیا ایسا کرنے سے ہم اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کرنے والے نہیں ہوں گے کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر افتراء کیا تھا اس لئے ہم کس طرح ایسا کر سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نجات دی ہے اور تمہارا مطالبہ قبول کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہے ہمارا رب ہر چیز کا علم رکھتا ہے اسی پر ہمارا توکل ہے اسی سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے کیونکہ وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آج جماعت احمدیہ کا بھی ان لوگوں کے لئے یہی جواب ہے جو ہمیں واپس لوٹنے کو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کیا ہے اس لئے تم ہماری واپسی کی کس طرح توقع رکھتے ہو ہماری حالت حضرت شعیب کے ماننے والوں کی طرح ہے ہم نے اس امام مہدی کو مانا ہے جو آنحضرت کے قول کے مطابق حکم اور عدل تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت عیسیٰ کی وفات کی خبر دی اسی طرح دوسری باتوں میں بھی اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر ہماری راہنمائی کی اب ہم اگر واپس آئیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کریں اور اقرار کریں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھا ہے۔ اب علماء یہ کہتے ہیں کہ یا تو تم واپس آ جاؤ یا ہم تمہیں ماریں گے، تمہارے گھروں کو جلائیں گے اور تمہیں ہر طرح سے تنگ کریں گے یہ وہی دو صورتیں ہیں جو حضرت شعیبؑ اور ان کے پیروکاروں کے سامنے پیش کی گئیں اور ان کی قوم متواتر ان کو جھٹلاتی رہی حتیٰ کہ ان کو عذاب الٰہی نے پکڑ لیا۔

(۶) ۔۔۔ پھر قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ فرعون کی قوم کے سرداروں نے فرعون سے کہا کہ تم موسیٰؑ اور اس کے پیروکاروں کو اسی طرح آزاد چھوڑ دو گے تاکہ وہ زمین میں فساد کریں اور تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں اس پر فرعون نے کہا کہ ہم ان کی عورتوں کو چھوڑ دیں گے اور ان کے لڑکوں کو قتل کر دیں گے۔ فرمایا موجود زمانے میں پاکستانی علماء کے وفد نے موجودہ حکمران کو کہا کہ اگر تم احمدیوں کی سرگرمیوں کو بند نہیں کرو گے تو یہ تمہاری حیثیت کو ختم کر دیں گے اور مذہبی اثر و رسوخ کو ختم کر دیں گے اور ملک میں انقلاب آ جائے گا ان ہی دو وجوہات کی بناء پر احمدیوں پر پابندیاں لگائی گئیں اور یہی دو وجوہات ہیں جو حکومت پاکستان نے ان بیرونی حکومتوں کو بطور جواز کے بتائی ہیں جنہوں نے احمدیوں پر پابندیوں کے خلاف احتجاج کیا کہ اگر احمدیوں پر پابندی نہ لگائی جاتی تو یہ بہت سرعت سے پھیل جائے گی۔ فرمایا دو سال پہلے احمدیوں کے خلاف ایک منصوبے کا پتہ چلا تھا جس کے تحت پروگرام بنایا گیا کہ اعلیٰ حیثیت اور اہمیت کے حامل احمدیوں کو مار دیا جائے اور عورتوں کو چھوڑ دیا جائے اور اس طرح اس زمانے کے علماء بھی فرعون کی قوم سے ہرگز پیچھے نہیں رہے۔

(۷) فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں تمام نبی دوبارہ پیدا کئے جائیں گے اس کا مطلب یہی ہے کہ ان سب کے ساتھ فرداً فرداً جو سلوک ان کی قوموں نے کیا وہ سب کا سب مسیح موعود اور ان کے پیروکاروں کے ساتھ کیا جائے گا اور اس طرح تمام انبیاء کی کہانیاں دہرائی جائیں گی

(۸) سورۃ الاعراف کی آیات ۱۲۴ و ۱۲۵ کے مطابق فرعون نے جب جادوگروں سے کہا کہ تم میری اجازت کے بغیر حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو اس لئے میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں گا فرمایا اگر ہاتھوں کے کاٹنے سے روزی کمانے کے وسائل ختم کرنا مراد لیا جائے کیونکہ ہاتھوں سے انسان رزق کماتا ہے اور ہاتھ کاٹنے سے انسان کو روزی کمانے کے ذرائع سے محروم کر دیا جاتا ہے تو آجکل مسلمانوں کے علماء بھی حکومت پاکستان پر زور دے رہے ہیں کہ احمدیوں کی معاشی حالت کو کمزور کر دیا جائے اور انہیں ملازمتوں سے برطرف کر دیا جائے اور حکومت بھی ہر طریقے سے احمدیوں کے روزگار کے راستے میں رکاوٹیں ڈال رہی ہے اور جب وہ باہر نکل کر روزی کمانا چاہتے ہیں تو انہیں پاکستان سے باہر بھی جانے نہیں دیا جاتا۔

حضور نے فرمایا میرے پاکستان چھوڑنے سے پہلے علماء یہ مطالبہ حکومت سے متواتر کرتے رہے کہ اگر جنرل ضیاء بھٹو کو ختم کر سکتا ہے تو مرزا طاہر احمد بھٹو سے بڑا تو نہیں اس لئے ضیاء کو چاہیئے کہ وہ مرزا طاہر احمد کو بھی ختم کر دے۔ یہ موجودہ زمانے کے ایک مہذب ملک کا حال ہے کہ حکومت بھی مولانا اسلم قریشی کا بہانہ بنا کر اس قدم کو اٹھانے کے لئے ہر طرح سے تیار ہو رہی تھی۔ (منقول از ہفت روزہ "النصر" لنڈن ۱۱ر جولائی ۱۹۸۶ء)

تصحیح

اخبار بدر پرچہ ۱۷ اپریل خطبہ جمعہ ۔۔۔ ۳ صاحب ہو گئی ہے (۱) سورۃ الشعراء بدر کے صفحہ ۸ پہلے کالم میں آیات قرآنی ۸۶ غلط شائع ہوئی ہیں اصل آیات اس طرح ہیں۔ (۱) "فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا" (سورۃ کہف)

(۲) "لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ" (سورۃ الشعراء)

نیز الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ میں لفظ "ناحفظنی" لکھا گیا ہے۔ اصل میں "فاحفظنی" ہے۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرما لیں۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

مختصر تعارف

مسلمانوں کے چند بڑے فرقے

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

مسلمانانِ عالم عموماً تین مشہور اور بڑے فرقوں میں منقسم ہیں۔ (۱) اہلسنت والجماعت۔ (۲) اہلحدیث۔ (۳) شیعہ

اہلسنت والجماعت

خلفائے اربعہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی۔ حضرت عمر فاروق رضی۔ حضرت عثمان غنی رضی اور حضرت علی رضی) پر ایمان لاتے اور ائمہ فقہ کی تقلید واجب قرار دیتے ہیں۔ اس فرقہ کی چار اہم شاخیں (۱) حنفی (۲) مالکی (۳) شافعی (۴) حنبلی ہیں۔

حنفی :۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی نعمان بن ثابت (ولادت بمقام کوفہ ۸۰ھ۔ وفات ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء) کے پیروکار!! جو دوسرے تمام فرقوں سے زیادہ ہیں اور برصغیر پاک و ہند۔ افغانستان، ترکی، مصر، شام، لبنان اور البانیہ وغیرہ ممالک میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔ حنفیوں کے دو مشہور مکاتیب فکر ہیں۔ بریلوی۔ دیوبندی۔

بریلوی :۔ اس مسلک کے بانی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب تھے جو قصبہ بانس بریلی میں ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو پیدا ہوئے اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو انتقال کیا۔ مولوی بدرالدین احمد رضوی قادری گورکھپوری نے "سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی" کے نام سے ان کی مفصل سوانح لکھی ہے۔ آپ کے مرید آپ کو "حضور پُرنور عظیم البرکت۔ امام اہلسنت۔ قاطع بدعت۔ مجدد مأۃ حاضرۃ" وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں۔

آپ نے تقریباً نزاعی اور علمی مباحث پر نہایت کثرت سے کتابیں لکھیں اور شائع کیں۔ اور فاتحہ خوانی۔ چہلم۔ گیارہویں۔ عرس۔ تصور شیخ۔ سجدۂ تعظیمی۔ قیام میلاد النبی۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ اور گیارہویں کی نذر و نیاز کا زور و شور سے رواج دیا۔

ہمارے یہاں اکثر گدی نشین اور سجادہ نشین آپ ہی کے مسلک پر گامزن ہیں۔ بریلوی احباب کے ممتاز و مخصوص مسائل یہ ہیں :۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ نور۔ حاضر و ناظر اور زندہ ہیں اور ہر قسم کا علم غیب رکھتے ہیں۔ حضور کا سایہ نہیں تھا۔ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محافل میلاد خاص اہتمام اور نہایت تزک و احتشام سے منعقد کرتے ہیں۔ حضور کا نام مبارک آنے پر تعظیماً اپنے انگوٹھے چومتے اور آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا ورد بآواز بلند دہراتے ہیں۔ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا گناہ سمجھتے اور آمین بالجہر کو جائز نہیں سمجھتے۔ نماز تراویح بیس رکعات ادا کرتے ہیں۔

بریلوی تنظیمیں :۔ جمعیت العلماء پاکستان "انجمن حزب الاحناف"۔ جمعیت المشائخ۔

بریلوی رسائل و اخبارات :۔ سواد اعظم (لاہور)۔ رضائے مصطفیٰ (گوجرانوالہ)۔ رضوان (لاہور) عرفات (لاہور) انوار الصوفیہ (علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ) نور الاسلام (شرقپور)۔ الفاروق (سرگودھا)۔ ماہ طیبہ (کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ)

بریلوی درسگاہیں :۔ جامعہ نعیمیہ (لاہور) دارالعلوم حزب الاحناف (لاہور) جامعہ اشرفیہ رضویہ (ساہیوال) دارالعلوم امجدیہ (کراچی) جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف۔ دارالعلوم نقشبندیہ جماعتیہ (علی پور سیداں) دارالمبلغین حضرت میاں صاحب (شرقپور) مدرسہ انوار العلوم (ملتان) جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس (اوکاڑہ)۔ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام (لائل پور)۔ جامعہ نظامیہ غوثیہ (وزیرآباد)۔

دیوبندی :۔ حنفیوں کا دوسرا گروہ جو دارالعلوم دیوبند کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اس عظیم الشان درسگاہ کی ابتدا ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ (۳۰ مئی ۱۸۶۶ء) کو ہوئی۔ پہلے استاد جناب ملا محمود صاحب اور پہلے شاگرد مولوی محمود الحسن صاحب تھے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ) مدرسہ کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی جیسے عالم ربانی تھے جو ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۲۹۷ھ (۱۵ اپریل ۱۸۸۰ء) میں (یعنی جماعت احمدیہ کی بنیاد سے قریباً نو برس پیشتر) واصل بحق ہوگئے۔ اور جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مدرسہ کے سرپرست اور مفتی قرار پائے۔ جن سے دیوبندی مکتبہ فکر کی مستقل داغ بیل پڑی۔ آپ کے فتاویٰ "فتاویٰ رشیدیہ" کے نام سے شائع شدہ ہیں۔ جن میں سے بطور نمونہ دو دلچسپ فتاویٰ ملاحظہ ہوں۔ لکھتے ہیں :۔

(۱) "احیائے حق کے واسطے کذب درست ہے مگر تا امکان تعریض سے کام لیوے اگر ناچار ہو تو کذب صریح بولے ورنہ احتراز کرے۔" (فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۴۶۰)

(۲) (جماعت احمدیہ کی نسبت) "ان کی واہیات صحبت سے بچو۔ اگر ہو سکے اپنی جماعت سے خارج کر دو۔ بحث کرکے ساکت کرنا اگر ہو سکے ضرور ہے ورنہ ہاتھ سے ان کو جواب دو۔"
(تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ ۱۱۵)

آپ کی بینائی آخر عمر میں جاتی رہی تھی۔ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء کو سانپ ڈسنے سے رحلت کر گئے۔ آپ کی وفات پر شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب نے ایک طویل مرثیہ کہا جس کے تین شعر یہ ہیں :

زباں پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ہُبَل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی
پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی
مسیحائے زماں پہنچا فلک پر چھوڑ کر سب کو
چھپایا چاہِ لحد میں وائے قسمت ماہِ کنعانی

آپ کے بعد "حکیم الامت" مولوی اشرف علی صاحب تھانوی (متوفی ۱۹۴۳ء) "شیخ الہند" اسیر مالٹا مولوی محمود الحسن صاحب (متوفی ۱۹۲۰ء) جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی "شیخ الاسلام" (متوفی ۱۹۴۹ء) مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند (متوفی ۱۹۵۲ء)۔ مولوی سید حسین احمد صاحب مدنی (متوفی ۱۹۵۷ء) اور مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور (متوفی) وغیرہ جید علماء نے دیوبندی مسلک کی بہت خدمت کی اور خوب نام پیدا کیا۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی نسبت لکھا ہے کہ :

"ان کا تعلق دیوبند کے اس سلسلہ فکر سے ہے جس نے انگریزی پڑھنا پڑھانا حرام قرار دیا تھا۔"
(عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۲۲ مؤلفہ آغا عبدالکریم شورش کاشمیری)

دیوبندی اصحاب فقہ حنفی کی تقلید میں بریلویوں کے ہم نوا ہیں۔ البتہ فاتحہ خلف الامام کو صرف واجب نہیں مانتے بعض جائز سمجھتے ہیں۔ یہی حال آمین بالجہر اور رفع یدین کا ہے۔ جہاں تک رد رسوم و بدعات کا تعلق ہے۔ ان کا مسلک اہلحدیث سے زیادہ قریب ہے۔ اہل دیوبند کے تین موضوع خاص بھی ہیں:

اوّل :۔ امکان کذب باری تعالیٰ۔
دوم :۔ کوّا حلال ہے بلکہ جہاں یہ حرام قرار دیا جاتا ہو وہاں اس کا کھانا ثواب ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۵۹۳)
سوم :۔ مسئلہ امکان نظیر یعنی آنحضرت کا نظیر ممکن ہے۔

پچھلے چند سالوں سے دیوبندیوں کے درمیان مسئلہ "حیات النبی" پر بھی نزاع بپا ہوا ہے۔

"نظام العلماء" اور "جمعیۃ علماء اسلام" دیوبندی علماء کی فعال تنظیمیں ہیں۔

دیوبندی درسگاہیں :۔ جامعہ اشرفیہ (لاہور) جامعہ عربیہ خیر العلوم (سرگودھا) دارالعلوم الاسلامیہ (ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد سندھ) مدرسہ قاسم العلوم (شیرانوالہ گیٹ لاہور) مدرسہ انوار العلوم (گوجرانوالہ)۔ مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم (لائل پور)۔ مدرسہ خیر المدارس۔ مدرسہ قاسم العلوم (ملتان) جامعہ رشیدیہ (ساہی وال)۔ دارالعلوم تعلیم القرآن (راولپنڈی)۔ دارالعلوم (کراچی) مدرسہ عربیہ اسلامیہ (کراچی) دارالعلوم حقانیہ (اکوڑہ خٹک)۔

دیوبندی ترجمان :۔ ترجمان اسلام (لاہور)۔ پیام اسلام (لاہور) خدام الدین (لاہور) دعوت (لاہور) تعلیم القرآن (راولپنڈی)۔

مالکی :۔ فرقہ اہلسنت کی دوسری شاخ۔ اور حضرت امام مالک بن انس (ولادت بمقام مدینہ ۹۵ھ / ۷۱۳ء۔ وفات ۱۷۹ھ / ۷۹۵ء) کے مقلد جو زیادہ تر شمالی افریقہ میں پائے جاتے ہیں۔

۔۔۔ لیعنی حضرت امام محمد بن ادریس شافعیؒ (ولادت بمقام غزہ فلسطین رجب ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء ۔ وفات آخر رجب جنوری ۲۰۴ھ / ۸۲۰ء) کے ماننے والے۔ حنفیوں کے بعد سب سے زیادہ تعداد اسی فرقہ کی ہے ۔ مصر، فلسطین، اردن، سوریا، لبنان اور انڈونیشیا میں یہ لوگ پائے جاتے ہیں۔

حنبلی :۔۔ لیعنی حضرت امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبلؒ الشیبانی (ولادت بمقام بغداد ربیع الاول ۱۶۴ھ / ۷۸۰ء وفات ربیع الاول ۲۴۱ھ / ۸۵۵ء) کی فقہ پر عامل ۔ اس مسلک کا آغاز بغداد میں ہوا۔ بعد ازاں اس کے اثرات عراق اور مصر تک پہنچے ۔ مگر اسے مقبولیت حاصل نہ ہو سکی ۔ بلکہ سب سے کم فروغ اسی شاخ کو ہوا ۔ سعودی عرب کے قدیم بزرگ حضرت محمد بن عبد الوہابؒ اور حضرت امام ابن تیمیہ حنبلی مسلک رکھتے ہیں۔

اہلحدیث

اہلحدیث اگرچہ خلفائے اربعہ کو تسلیم کرتے اور ائمہ کا احترام بھی کرتے ہیں۔ اور اس نقطہ نگاہ سے وہ یقیناً اہلسنت والجماعت ہی کا حصہ ہیں۔ مگر ائمہ کی تقلید ذاتی و شخصی کے قائل نہ ہونے کے باعث عموماً غیر مقلد کہلاتے ہیں۔ اہلحدیث نے رسوم و بدعات دور کرنے میں اچھا کام کیا ہے ۔ آمین بالجہر۔ رفع یدین ۔ آٹھ رکعت تراویح ۔ خطبہ جمعہ کے دوران اردو میں وعظ اور قرأت خلف الامام ان کے مخصوص فقہی مسائل ہیں ۔ برصغیر پاک و ہند میں یہ فرقہ اپنی موجودہ صورت میں حضرت سید احمد بریلویؒ اور حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی بالا کوٹ میں شہادت (۶ مئی ۱۸۳۱ء) کے کچھ عرصہ بعد قائم ہوا ۔ نواب امیر الملک سید صدیق حسن خان قنوجی اور شیخ الکل الحاج مولوی سید نذیر حسین صاحب "محدث" دہلوی ۔ اس کے دور اول کے مشہور و مستند علماء میں سے تھے جنہیں بعض لوگ مجدد بھی قرار دیتے ہیں۔ اور جو بالترتیب جنوری ۱۸۹۰ء اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو فوت ہوئے۔ "شیخ الکل" سید نذیر حسین صاحب دہلوی کی زندگی کے مفصل حالات "الحیات بعد الممات" کے نام سے شائع شدہ ہیں۔ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے بہادر شاہ ظفر کے دربار میں ایک بار تو ان کی حلت پر مناظرہ فرمایا اور اٹھائیس کتابوں کی سند لی اور کتابوں کو حکومت سے پرلیدوا کر دربار شاہی میں تشریف لے گئے (ملخصاً از صفحہ ۱۲ تا صفحہ ۱۲۳)

آپ کے تلامذہ کا شمار پانچ سو تک پہنچتا ہے جن میں سے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ اہلحدیث ۔ مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری مدیر اہلحدیث مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ اہلحدیث کو محض چڑانے کے لئے نجد کے مشہور متبحر عالم حضرت محمد بن عبد الوہابؒ (ولادت ۱۱۱۵ھ وفات ۱۲۰۶ھ) کی طرف نسبت کر کے وہابی بھی کہا جاتا ہے ۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی کوشش سے انگریزی حکومت نے ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء کو ایک خاص سرکلر کے ذریعہ سے سرکاری دفتروں میں اس نام کی ممانعت کر دی ۔ (رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۹ ع ۷ صفحہ ۱۹۷) ۔ مولوی صاحب نے ۱۸۷۶ء میں رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" لکھا ۔ اور اسے پنجاب کے گورنر سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر کے سی ایس آئی کے نام معنون (DEDICATE) کیا ۔ بعد ازاں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہندوستان بھر کے ممتاز علماء کے فتاوی کفر شائع کئے ۔ اور انگریزی حکومت نے ان کی خدمات کے اعتراف میں بطور انعام چار مربع جاگیر بھی عطا کی (رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۹ ع ۱ صفحہ) ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو آپ کی وفات ہوئی ۔ (حالات کے لئے ملاحظہ ہو "بٹالوی کا انجام" مولفہ حضرت میر قاسم علی صاحبؓ) جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے نذیر منہ مانگے نشان کے مطابق لمبی عمر پائی ۔ اور عروج احمدیت کے کئی دور دیکھنے کے بعد ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں انتقال کیا ۔ (سیرت ثنائی صفحہ ۳۹۰ مولفہ مولوی عبد المجید صاحب خادم سوہدروی) شیخ الکل کے تیسرے ممتاز شاگرد مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی وفات کے بعد کئی سال بعد تک زندہ رہے ۔ اور "تاریخ اہلحدیث" شائع کی آپ نے تحریک پاکستان میں بہت نمایاں حصہ لیا ۔ اور اپنی کتاب "پیغام ہدایت صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳" مطبوعہ ۱۹۴۶ء میں لکھا :۔

"احمدیوں کا اس اسلامی جھنڈے کے نیچے آجانا اس بات کی دلیل ہے کہ واقعی مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔"

اہلحدیث تنظیمیں :۔ (۱) مرکزی جمعیۃ اہلحدیث (امیر مولوی حافظ محمد صاحب گوندلوی سابق استاد مدینہ یونیورسٹی) (۲) جماعت غرباء اہلحدیث (بانی مولوی عبد الوہاب صاحب ۔ موجودہ امام قاری عبد الغفار صاحب سلفی ابن مولوی عبد الستار صاحب) ۔

(۳) جماعت اہلحدیث (کمیر پوری روپڑی اور لکھوی خاندان کی جمعیت) جس کے امیر سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی ہوا کرتے تھے ۔ (روپڑی اور ثنائی اختلاف کے لئے ملاحظہ ہو اہلحدیث ۱۴ جنوری ۱۹۴۴ء ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء و ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

(۴) مولوی محمد حسین صاحب شیخوپوری کے رفقاء کی شاخ جو ان کو امیر سمجھتی ہے۔

اہلحدیث درسگاہیں :۔ جامعہ سلفیہ (لاہور ۔ لائل پور) ۔ جامعہ اہلحدیث (چوک دال گراں لاہور) ۔ تقویۃ الاسلام (شیش محل روڈ لاہور) جامع تدریس القرآن والحدیث (راولپنڈی) ۔ تعلیم الاسلام (اوڈانوالہ ضلع لائل پور) مدرسہ دار السلام (کراچی) ۔ مدرسہ محمدیہ (گوجرانوالہ) ۔ جامعہ محمدیہ (اوکاڑہ)۔

اہلحدیث اخبارات :۔ الاعتصام (لاہور) ۔ صحیفہ اہلحدیث (کراچی) تنظیم اہلحدیث (لاہور) ۔

شیعہ

شیعہ دوستوں کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ بلافصل تھے ۔ شیعوں کے متعدد فرقے ہیں ۔ مثلاً غلاۃ، مفوضہ، کیسانیہ، زیدیہ، اسمٰعیلیہ وغیرہ مگر سب سے مشہور فرقہ اثنا عشریہ ہے۔

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۲ پر)

مکہ معظمہ کے ایک عالم دین کا حقیقت افروز بیان

علامہ محمد بن جمیل زینو پروفیسر دار الحدیث مکہ اپنی ایک تازہ تالیف میں فرماتے ہیں کہ :۔

(۱) :۔ الفرقة الناجية هم قلة بين الناس ، دعا لهم الرسول صلى الله عليه وسلم بقوله طوبى للغرباء : اناس صالحون في اناس سوء كثير من يعصيهم اكثر ممن يطيعهم (صحيح رواه احمد) ولقد اخبر عنهم القرآن الكريم فقال : وما قليل ما هم ۔

وقليل من عبادي الشكور سورة سبأ ۔

(۲) :۔ الفرقة الناجية يعاديهم الكثير من الناس ويفترون عليهم وينابزونهم الألقاب ۔

("منهاج الفرقة الناجية" ۔ جمع وترتيب محمد بن جميل زينو المدرس في دار الحديث بمكة المكرمة)

ترجمہ :۔۔

فرقہ ناجیہ کی علامت

اوّل :۔ ناجی فرقہ اقلیت میں ہے جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور فرمایا کہ غرباء کے لئے مبارک ہو ۔ یہ صالح لوگ ہوں گے ۔ جو کثیر التعداد لوگوں میں (گھرے ہوئے) ہوں گے ۔ ان لوگوں کی اکثریت ان کی مخالف ہی ہو گی اور تھوڑے لوگ ہی ان کی اطاعت کریں گے ۔ قرآن مجید نے بھی خوش نصیب قلیل لوگوں کی خبر دی اور تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے شکر گذار بندے کم ہی ہوتے ہیں ۔

دوم :۔ فرقہ ناجیہ کی دوسری علامت یہ ہے کہ لوگوں کی بھاری اکثریت اس سے دشمنی رکھتی ہے ، اس پر جھوٹے بہتان لگاتی ہے اور اسے برے ناموں سے یاد کرتی ہے ۔

(ترجمہ از کتاب منہاج الفرقۃ الناجیۃ صفحہ ۱۲ از علامہ محمد بن جمیل زینو پروفیسر دار الحدیث مکہ مکرمہ)

قسط اوّل

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ

از محترم نصیر احمد صاحب قمر شاہد مقیم لندن

دُنیا میں ہر انسان مختلف قوتیں اور صلاحیتیں لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر شخص اپنی شکل و صورت، اپنے مزاج اور طبیعت اور اپنی نیت و ارادے کے مطابق ان قوتوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرتا اور مختلف اعمال و افعال بجالاتا ہے۔ جن لوگوں پر فطری سعادت غالب ہو وہ طبعًا نیکیوں کی طرف ایک رغبت اور کشش رکھتے ہیں اور خیر اور بھلائی کی راہوں پر قدم مارتے ہیں۔ وہ پاک دل اور پاک نیت ہوتے ہیں۔ ان کا فکر روشن اور ان کی سوچ مثبت اور تعمیری ہوتی ہے۔ ان کے [illegible] حق و حکمت کے موتی جھڑتے [illegible] ان کی گفتار اور کردار میں ایک [illegible] پختگی اور شوکت اور وقار پایا جاتا ہے۔ ان کے وجود ستاروں کی طرح روشن اور درخشاں ہوتے ہیں۔ اور ان سے پھوٹنے والی نورانی کرنیں ایک عالم کے لئے موجب رُشد و ہدایت بنتی ہیں اور دُنیا کو ان سے سوائے خیر اور فلاح و برکت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس کچھ ایسے شقی اور بدبخت بھی ہوتے ہیں جو فطری سعادت سے دُور ہونے کے باعث بدیوں کی طرف طبعی میلان رکھتے ہیں۔ ان کے بگڑے ہوئے مزاج انہیں ظلم و تعدّی اور شر و فساد کے رستوں پر آگے بڑھاتے ہیں۔ ان کی زبانیں حق و صداقت سے نا آشنا ہوتی ہیں۔ وہ اپنے مونہوں سے لعل اُگلنے کی بجائے آگ اُگلتے ہیں۔ ان کا انداز گفتگو تہذیب و اخلاق سے کلیۃً عاری ہوتا ہے۔ وہ جہالت کی ظلمات میں بھٹکتے ہیں اور ان کے بدبودار تاریک اعمال سے دُنیا کو ہمیشہ ظلم و ستم اور مصائب و شدائد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان صداقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا۔ (بنی اسرائیل: ۸۵)

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنے مخالفین و منکرین کو جو آپ کو ضالّ اور گمراہ خیال کرتے ہیں اور آپ کو ہدایت کے رستہ سے دُور اور بھٹکا ہوا گمان کرتے ہیں، کھلے طور پر یہ بتا دیں اور اس بات کا اعلان کر دیں کہ ہر شخص اپنی "شاکلہ" کے مطابق یعنی اپنی شکل و صورت، اپنے مزاج و طبیعت اور اپنی نیت کے موافق کام کرتا ہے۔ ہر ایک کا اپنا انداز عمل اور طریق کار ہے۔

"أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ"

جو کام میں کرتا ہوں اور جس طریق پر کرتا ہوں ان سے تمہارا کچھ تعلق اور واسطہ نہیں۔ اور جو اعمال اور حرکتیں تم کرتے ہو اور جس طرز پر تم کاموں کو انجام دیتے ہو ان سے میں کلیۃً بیزار ہوں۔ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ۔ (الکافرون: ۷)

تم اپنے طریق پر قائم ہو اور میں اپنے رستہ پر چل رہا ہوں۔ تمہارے کاموں میں اور میرے کاموں میں کوئی نسبت نہیں۔ تمہارا طرز عمل میرے طرز عمل سے بالکل مختلف ہے۔

پس

"اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ" (الانعام: ۱۳۶)

تم اپنی جگہ اپنی حیثیت و مرتبہ کے مطابق کام کرو اور میں اپنی حیثیت اور مرتبہ کے مطابق کام کرتا ہوں۔ عنقریب میرے اور تمہارے اعمال کے نتائج حقیقت کو منکشف کر دیں گے۔ اور عالم الغیب خدا کی تقدیر اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ ہم میں سے کون ہدایت کے رستہ پر گامزن ہے۔ کس کا طریق عمل زیادہ صحیح اور درست ہے۔

جماعت احمدیہ کا بھی ایک مزاج ہے۔ اس کی بھی ایک "شاکلہ" ہے۔ اس کا بھی ایک مذہب ہے اور راستہ ہے جس پر وہ چل رہی ہے۔ آئیے دیکھیں یہ راہ، یہ مذہب کونسا ہے؟ اس کے مقاصد کیا ہیں اور اس کے اعمال کیسے ہیں؟

سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (۱۸۳۵ء – ۱۹۰۸ء) اس جماعت کی غرض و غایت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

• "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبّ لباب یہ ہے کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ"

• "یہ فرقہ دُنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کا کچھ سروکار نہیں"

• "یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کیلئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دُنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں ......

وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دُنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے" (ازالہ اوہام)

چنانچہ جماعت احمدیہ اپنے یوم تاسیس ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء سے لیکر آج تک بفضلِ خدا اپنی اسی شاکلہ کے مطابق عمل کر رہی ہے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے فرمودات کے مطابق قرآن و سنّت کے تابع امن و سلامتی کی راہوں پر چلتے ہوئے جہاں ایک طرف اسلام کی پاک اور مقدس تعلیمات کے پھیلانے اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہے۔ وہاں نوع انسان کی سچی ہمدردی کے جذبہ سے سرشار مقدور بھر خدمات بجا لانے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہے۔

دُنیا بھر میں مشرق سے اور مغرب تک خدا تعالیٰ کی خالص اور سچی توحید کے قیام اور عالمگیر غلبہ اسلام کے ایک منظم پروگرام پر عمل جاری ہے۔ اور آج دُنیا کے ہر بر اعظم میں جماعت احمدیہ کے باقاعدہ مشن قائم ہیں۔ چنانچہ سنّو سال پہلے ہندوستان کے صوبہ پنجاب کی ایک گمنام بستی قادیان (ضلع گورداسپور) سے جو آسمانی آواز بلند ہوئی تھی آج اس کی بازگشت [illegible] اور یہ عالم [illegible] رہی ہے۔ اور [illegible] میں حیرت انگیز [illegible]

معلمین اور لکھوکھا احمدی تبلیغ و دعوت الی اللہ کے عظیم الشان جہاد میں مصروف ہیں۔

برصغیر ہند و پاکستان میں سینکڑوں احمدیہ مساجد کے علاوہ ایشیا، یورپ، افریقہ، امریکہ اور آسٹریلیا کے متعدد ممالک میں سینکڑوں مساجد موجود ہیں جو افراد جماعت کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہوئیں۔ خدائے واحد کی عبادت کی خاطر تعمیر کردہ ان گھروں سے دن میں پانچ مرتبہ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی ہے۔ اور وہ اللہ کا ذکر کرنے والوں سے آباد ہیں۔ اور دُنیا کے ہر ملک اور ہر بستی میں قیام مساجد کے عزم کے ساتھ خدا کے گھروں کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔

دُنیا کو نور قرآن سے منور کرنے کی خاطر خدمت قرآن کے ایک عظیم منصوبہ کے تحت اب تک لاکھوں کی تعداد میں قاعدہ یسرنا القرآن اور مکمل قرآن کریم (عربی متن) شائع [illegible] ہے۔

اس کے علاوہ قرآنی مطالب سے اقوام عالم کو روشناس کرنے کی غرض سے [illegible] تک اردو، انگریزی، فرانسیسی، جرمن، ڈچ، ڈینش، انڈونیشین، سواحیلی، اسپرانتو، یوروبا، گورمکھی اور لوگنڈا زبانوں میں تراجم قرآن کریم ہزارہا کی تعداد میں اشاعت پذیر ہو کر لکھوکھا انسانوں کے لئے موجب ہدایت اور فلاح و برکت بن چکے ہیں۔

ہندی، اٹالین، رشین اور فجیئن زبانوں میں تراجم قرآن کریم طباعت کے مرحلہ میں ہیں اور بہت جلد حق کے طالبوں کے لئے منظر عام پر آنے والے ہیں۔

سپینش، بنگلہ، تامل، جاپانی، چینی، سویڈش، آسامی، ٹرکش، پشتو، سندھی، البانین، اڑیہ، ملیالم، تلگو اور مینڈے زبانوں میں تراجم قرآن کا سلسلہ جاری ہے۔

اسلام کی حقانیت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دُنیا پر ثابت کرنے اور اسلام کی پاکیزہ اور پُر حکمت تعلیمات کو پھیلانے کی غرض سے جماعت احمدیہ کی طرف سے دُنیا کی مختلف اور متعدد زبانوں میں [illegible] کتب، پمفلٹس اور اشتہارات لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں اور [illegible] پر اسلامی لٹریچر کی اشاعت کا یہ کام ہر روز ترقی کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ مختلف ممالک سے [illegible] کی تعداد میں ماہنامے، ہفت روزہ، پاکستانی [illegible] جرائد و رسائل اور لٹریچر باقاعدہ [illegible]

سب دلٹریچر کی تیاری و طباعت کا سلسلہ ایک منظم پروگرام کے تحت جاری ہے۔

جماعت احمدیہ کی ان پُرامن تبلیغی مساعی نے مخالفین اسلام کی صفوں میں ایک ہلچل مچا دی ہے اور دشمنان اسلام اس جماعت سے خوفزدہ ہیں۔

اخبار ”منارت النرم“ نے ۱۱ ستمبر ۱۹۲۷ء کی اشاعت میں لکھا :-

”احمدی لوگ تمام دُنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ مخلص اور مسلسل تبلیغی پروگرام پر کام کرنے والے ہیں۔ ان کی تبلیغی جدوجہد اس وقت عیسائیت کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ احمدی لوگ ہمدرد عیسائیت کے سب سے زیادہ خوفناک حریف ہیں۔ ہمیں ان کی طرف سے ہرگز غافل نہ رہنا چاہیئے۔ اس ضروری بات کو پھر ایک دفعہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ احمدیہ جماعت ایک نہایت منظم اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی جماعت ہے۔“

امریکن رسالہ ”لائف“ ۸ راگست ۱۹۵۵ء نے لکھا :-

”اسلام کے بعض دوسرے فرقوں میں بھی زندگی اور قوت کے آثار دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ جیتی دریش ایک نیا فرقہ ہے جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ یورپ، افریقہ، امریکہ اور مشرق بعید کے ممالک میں اس کے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں۔۔۔۔۔۔ آجکل عیسائی مشنری اور مسلمان مبلغ ایک دوسرے کے بالمقابل اپنے اپنے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ حالت یہ ہے کہ عیسائیت قبول کرنے والے ایک شخص کے مقابلے میں دس حبشی اسلام قبول کرتے ہیں۔“

اور سویڈن کے ایک مشہور رسالہ TIDENSTECKEN. نے جماعت کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا :-

”اسلام میں رونما ہونے والے اس مسیح موعود کا وجود اس کی قائم کردہ جماعت اور اس کے تبلیغی مشن یہ سب چیزیں ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں۔۔۔۔۔۔ ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ جماعت ایشیا، امریکہ، یورپ اور افریقہ میں جارحانہ طور پر عیسائیت پر حملہ آور ہے۔ اسکے پیش کردہ دلائل ٹھوس، مضبوط اور ہیں۔ ان حالات میں جب ہم ان نتائج پر نظر ڈالتے ہیں تو اس تبلیغی جدوجہد کے مقابلے میں ہم اپنی کمزوری کا احساس ہو جاتا ہے“

جماعت احمدیہ کی ان خدمات اسلام کا اعتراف ممتاز شخصیات کی طرف سے بھی ہوا جناب مولانا ظفر علی خان صاحب، ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور اپنی ۱۴ر جولائی ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں :-

”مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں جو ایثار کمربستگی نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے اندازہ عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت اسلام کر کے دکھا دی“

اور الحاج عبدالوہاب عسکری عراقی نمائندہ موتمر اسلامی نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر ان الفاظ میں رائے دی۔

”جماعت احمدیہ نے دین اسلام کی جو خدمات سرانجام دی ہیں ان میں تبلیغی لحاظ سے وہ ساری دُنیا پر فوقیت حاصل کر چکے ہیں۔ یہ لوگ اعلائے کلمۃ الدین کے لئے ہر قسم کے ممکن ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے کارناموں میں ۔۔۔۔۔۔ وہ مسجدیں ہیں جو انہوں نے امریکہ، افریقہ اور یورپ کے مختلف شہروں میں بنائی ہیں اور یہی وہ مستحق ناطقہ ہے جس کو لے کر وہ کھڑے ہوئے ہیں اور اسی کے ذریعے اسلامی خدمات بجا لا رہے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا درخشندہ مستقبل انہیں سے وابستہ ہے۔“

(مشاہداتی فی سماء الشرق صفحہ ۲۴۳)

الغرض جماعت احمدیہ اس نہج پر دلائل و براہین کے ساتھ اور حکمت اور موعظہ حسنہ سے کام لیتے ہوئے تبلیغ اور دعوت الی اللہ کے ذریعہ اسلام کی پاک اور مقدس تعلیمات کی اشاعت اور ایک پُرامن پاکیزہ معاشرہ کے قیام میں مصروف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان عاجزانہ مساعی کے نہایت شیریں ثمرات بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اب تک لاکھوں مشرک دہریہ اور بت پرست احمدیت کے طفیل نور اسلام سے منور ہو کر زندہ خدا سے محبت اور اخلاص کا تعلق قائم کر چکے ہیں۔ ان کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مدد و اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی بسر کرتے جاتے ہیں۔ بہرے اندھوں سے ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں۔ وہ جو کبھی رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتے تھے اب آپ کا نام آنے پر انکی آنکھوں سے محبت کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ وہ روزانہ سینکڑوں مرتبہ آپ پر عشق کے جوش سے درود و سلام بھیجتے ہیں اور آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنا سب کچھ خدا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دُنیا میں غالب کرنے کے لئے قربان کرنے پر کمربستہ ہیں۔ بنی نوع انسان سے محبت اور سچی ہمدردی جماعت احمدیہ کا اصول ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

”میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دُنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔“ (اربعین عدا)

اور نوع انسان سے اس دلی محبت اور ہمدردی کے اصل محرک کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دُنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں ۔۔۔۔۔۔

پس جو شخص کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔ سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں انکی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں۔ کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔ اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں کی کنجی ہے وہ جوش محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔“ (اربعین عدا)

چنانچہ جماعت احمدیہ بنی نوع انسان سے حقیقی محبت اور سچی ہمدردی کے اسی تقاضا کے تحت جہاں انہیں اسلام کے زندہ اور قادر و قیوم خدائے واحد پر ایمان لا کر اور اس سے زندہ تعلق پیدا کر کے اس کی برکات سے حصہ پانے کی دعوت دینے میں مصروف ہے اور اس طرح دُنیا سے جھوٹ اور شرک اور ظلم اور برائیوں کے خاتمہ کے لئے کوشاں ہے وہاں اپنے وسائل کے مطابق مختلف حیثیتوں سے اور مختلف سطحوں پر ہر ملک میں بلا امتیاز مذہب و ملت اور رنگ و نسل انسانی اخوت اور مساوات کی بنیاد پر ان کی ظاہری و مادی خدمات کی سعادت بھی پا رہی ہے۔ مستحقین کی امداد، غرباء کی خبرگیری، تعلیمی وظائف، مصیبت زدگان کی اعانت، یتامیٰ و مساکین کا خیال رکھنے اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک باقاعدہ نظام قائم ہے۔

(باقی آئندہ)

درخواست دُعا :- مکرم مشتاق احمد صاحب ڈار قائد مجلس خدام الاحمدیہ شملہ کی بھتیجی وفات پا گئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب جماعت سے نعم البدل اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

منقولات

اجودھیا کے بارے میں پاکستانی نظریہ

تحریر بھلے شاہ ـــ انگریزی سے ترجمہ: مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک سرینگر

...... ایک ہندو عبادت گاہ کو جلانے میں کتنا وقت، کتنے آتش زن، کتنا آتشگیر مادہ اور کتنا مذہبی جنون چاہیئے۔ جبکہ ایبٹ آباد میں اٹھارہ مندر ایک دن میں جلائے گئے۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس تباہی کو روکنے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ لیکن سب کچھ جب ہو چکا تو نو سو آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ کیا مجرموں کو سزا دی جائے گی؟ کیا اُن کے اُکسانے والے ملاؤں پر مقدمہ چلایا جائیگا؟ کیا مذہب کو مذہبی پاگل پن سے علیحدہ کیا جائیگا؟

...... یہ مندر اس لئے جلائے گئے تاکہ پاکستان کے ہندوؤں کو متنبہ کیا جائے کہ بھارت کے ہندو مسجد بابری پر قبضہ نہیں کر سکتے۔ سوچیئے بھارت کے اہل ہندو دیش انتہاء کا جواب دینے کا فیصلہ کریں۔ اُن میں بھی تو مذہبی جنونی ہیں۔ حساب برابر کرنے کے لئے انہیں کتنی مسجدیں جلانی پڑیں گی؟

...... جبکہ ایبٹ آباد ایک چھوٹا سا شہر ہے اور اٹھارہ مندروں کے جلنے میں گھنٹوں لگے ہوں گے۔ ڈپٹی کمشنر اور اس کے مجسٹریٹوں کا ٹولہ، جو پُر امن سیاسی جلوسوں پر گولی چلانے میں بڑے ماہر ہیں، اس منحوس دن میں کیا کر رہے تھے؟ گولی چلانے میں خوشی محسوس کرنے والی پولیس کہاں تھی؟ خفیہ محکمہ کے اُن شکاری کتوں کو، جو ہر شریف مرد، عورت اور بچے کو شک کی نظروں سے دیکھتے رہتے ہیں، اس بات کا کچھ علم کیوں نہ تھا۔ جبکہ نو سو آدمیوں کو معلوم تھی۔ کیا کوئی شخص اس کی تحقیق کر کے ملزم کو ظاہر کریگا؟ کیا اس کی وجہ سے اب بھارت سرکار مسجد بابری کو مسلمانوں کو واپس کر دے گی؟ کیا اب یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچائی جائے گی؟ کہ بابری مسجد شری رام چندر جی کی جنم بھومی پر تعمیر نہیں کی گئی تھی؟

...... ایک شریف قادیانی سردار امیر محمد قیصرانی کی قبر تونسہ شریف کی انتظامیہ کی نگرانی میں صرف اس وجہ سے کھدوائی گئی کہ اسے دوسری جگہ دفن کیا جائے۔

پریس رپورٹوں کے مطابق پنجاب گورنمنٹ نے بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان سے ہزاروں پولیس والے شیر گڑھ صرف اس لئے بھیجے کہ مرحوم کے ورثاء کوئی مزاحمت نہ کر سکیں۔ ہم منافقوں کو ڈھونڈ نکالیں گے چاہے وہ زمین کے اوپر ہوں یا نیچے ہم اُن کو کلمہ شریف پڑھنے کی، یا اذان دینے کی، یا اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نام رکھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

...... پنجاب کے وزیر اوقاف کے مطابق " ایسا قانون زیر غور ہے کہ احمدی مسلمانوں جیسے نام نہ رکھ سکیں "۔ اس کے نتیجے میں ان کے نئے نام بنایا جائیگا۔ لیکن اگر صرف نام سے ہی مسلمان گردانا جائے۔ یا پھر وہ مسلمان جو یہ نام رکھتے ہوں غیر مسلم قرار دیئے جائیں۔ تو ...... صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا ان کو اپنے اسلام سے پہلے رکھے گئے ناموں سے ہی مسلمان نہ بنایا گیا؟ کیا حضرت ماریہ (رضی اللہ عنہا) اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چہیتی بیوی ماریہ قبطیہ ہی نہ رہیں؟ نیز یہ ایک ناپسندیدہ نام ہے۔ پھر بھی یہ شمالی افریقہ کے مسلمانوں میں ایک عام نام ہے۔ اور کچھ معروف مسلمان محمد بربر کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ کیا ہم انہیں پاکستان کا ویزا بحیثیت ایک مسلمان کے دیں گے یا نہیں!

...... حالیہ قانونی بد بختی سے بہت پہلے علماء نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا تھا۔ لیکن خود اپنے فرقوں کے متعلق اُن کا کیا خیال ہے؟ دیوبندی، بریلویوں کو اور بریلوی، دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں۔ بعض اسلامی مکتب خیال کے لوگوں کے نزدیک قرآنی مجید کے مشہور و معروف عالم علامہ احمد پرویز بھی کافر ہیں۔ مرحوم مولانا محمد قاسم نانوتوی کو کافر بتایا گیا۔ اقبال اور جناح کو اسی طرح اپنے وقتوں میں کافر قرار دیا گیا۔ شیعوں اور سنیوں دونوں کے خلاف فتوے ہیں۔ اور مسلمانوں کو ان فتووں کے ساتھ تا قیامت جینا ہے۔

...... جمہوریت اور جماعتی سیاست دونوں غیر اسلامی ہیں۔ تمام غیر ملکی ازم بغیر سرمایہ دارانہ نظام اور جاگیردارانہ نظام کے کفر ہیں۔ تمام بائیں بازو والے (آئی ٹی ای ایف ای۔ ای ایف ای کے) تمام کمیونسٹ اور تمام سوشلسٹ کافر ہیں اور ملاؤں کے نزدیک ان تمام کو ملک بدر یا قتل کر دینا چاہیئے۔ جو عورتیں بغیر نقاب کے دفتروں، کارخانوں اور کھیتوں میں کام کریں اُن کے نکاح ٹوٹ جاتے ہیں۔ اشتعال مغربی سرحدی صوبہ کی اسمبلی نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے جس کی رُو سے ایسی عورتوں کو سزا دی جا سکے جو پردہ نہ کریں۔ کیونکہ ایسی بے پردہ عورت کو دیکھنے پر ایک مومن شاید اپنے نفس پر ضبط نہ کر سکے۔

...... دو ہفتہ قبل رحیم یار خان میں ملاؤں نے ایک عیسائی کلیسا کو مسمار کر دیا تھا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اسرائیل نے بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کی تھی۔ گویا مجرم تو یہودی اس بات سے محفوظ ہو گئے ہوں گے انہیں اس سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی یہ اب مزید مساجد کی بے حرمتی کر سکتے ہیں۔ انکی غلط کاریوں کے لئے پاکستانی عیسائی سزا بھگتیں۔ فلسطینی عیسائی مجاہدین نیلی خالد اور جارج حباش کو اپنی وابستگی پر غور کرنا ہوگا۔ یہ بھی مسجد اقصیٰ کے لئے لڑتے رہے لیکن ہم پاکستان میں صرف اس لئے عیسائی گرجوں کو تباہ کر کے رکھ دیں گے کیونکہ یہودیوں نے یروشلم میں مساجد کی بے حرمتی کی۔ یہ سوچنے کا انداز ہے۔

...... مذہبی دلائل، مذہبی بلند پروازی میں بھی پاکستان کے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ صداقت، تمدن اور تاریخ کی وجہ سے یہ قیام ہے مذہب کی وجہ سے نہیں۔ علماء جو تسلیم دیتے ہیں وہ اللہ کا دین نہیں جو اس کے آخری نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ اتارا گیا۔ بلکہ زمانہ جاہلیت کا ظلم جنون، تشدد اور تعصب ہے اسلام کو بھی عبادت، سخت تعزیروں اور دوکو تک محدود کر دیا گیا ہے۔ جو زر ہیا درجے کم خرچیلی والوں سے غاصبانہ طور پر وصول کیا جاتا ہے۔ یا پھر دوسرے لوگوں کے مقابلہ کی بے خبر اور پاکستانی سوسائٹی کی اقلیتوں اور کمزور طبقے کے لوگوں کو اُن کے انسانی حقوق دینے سے انکار۔

...... منشیات اور ہتھیار اسمگل کرنے والوں کے لئے ہمارے پاس نہ گولیاں ہیں نہ تعزیری کلمات اور جو قرضہ حسنہ سے مفاد حاصل کرتے ہیں وہ ایک سخت قسم کی سہاگ میں یقین رکھتے ہیں۔ یہ کوئی کام نہیں کرتے۔ منافقت ان کا کاروبار ہے یہ آرام طلبی کی زندگی بسر کرتے ہیں کیونکہ دوسروں کی کمائی پر پلتے ہیں۔ کالا دھندا کرنے والے اور ٹیکس چوروں کو پوچھتے ہیں اور روپیہ دیتے ہیں۔ اور ان کا ساتھ دیتے ہیں اور ان پر نظر کرم رکھتے ہیں۔

...... میثاق مدینہ اسلامی طرز حکومت کا ایک شاندار نمونہ تھا جس کے تحت مدینہ کے یہودیوں کی حفاظت مسلم کا ایک اہم ذمہ تسلیم کیا گیا تھا۔ پاکستانی ملاؤں کے نزدیک اس کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ یہ مذہبی اقلیتوں سے اُن کے حق تک چھین لینا چاہتے ہیں۔ یہ ان کی قبریں کھدوانا جائز سمجھتے ہیں اگرچہ قبریں اُن کی اپنی ہی عبادت گاہوں کے احاطے میں ہوں۔ یہ مندر جلاتے ہیں۔ یہ اپنی دولت میں مشکوک دولت والے بھی کی سمگلروں کو ... ہیں۔ تشدد ان کا عقیدہ ہے۔

...... اسلام بنی نوع انسان کا عظیم ترین دستگیر تھا۔ اس کو اب شرعی سزاؤں کی عدالتوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جس سے مرد، عورتیں اور بچے خوف و ہراس سے دم بخود ہیں۔ اسے خداوند رحیم و کریم رب العالمین کی مخلوق انتہائی خطرے میں ہے۔

(بشکریہ ... دی مسلم)

(منقول از تامر زاق انڈیا دہلی سنٹ انگریزی سنٹر ۸ ۱ پریل ۱۹۸۶ء)

پیغام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (بقیہ صفحہ نمبر ۲)

کے لئے آسمانی خزانوں کے منہ کھول دیئے جاتے ہیں۔ خدا کی راہ میں خدا کے دشمن ... خرچ کرنے سے کبھی ڈرتے نہیں۔ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ہرگز زیب نہیں دیتی۔ اللہ ہی سے حوصلہ مانگیں کہ وہ آپ کو تقویٰ کے ساتھ شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے کی توفیق بخشے پھر دیکھیں کس طرح یہ سعادت دونوں جہانوں کی جنتیں ... دامن بھر دیتی ہے۔ انشاء اللہ ... آپ کے ہر قدم ... نفل سے ... چندہ ... عطا فرماتے ہیں۔ والسلام۔ خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

کلکتہ میں آل بنگال آٹھ روزہ تبلیغی اور تربیتی کلاس کا اہتمام

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۶ مئی تا ۲۳ جون ۱۹۸۶ء کلکتہ میں "آل بنگال آٹھ روزہ تبلیغی و تربیتی کلاس" کا اہتمام کیا گیا۔ بنگال کی مختلف جماعتوں سے چالیس نمائندگان کے علاوہ کلکتہ کے خدام و انصار بھی ۷ سے ۹ بجے تک اس مجلس میں شریک ہوئے۔ مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے کیا گیا۔ کلاس میں قرآن مجید باترجمہ سکھانے اور اردو کلاس کے علاوہ مختلف دینی مسائل کے مضامین کی تیاری کروائی گئی۔

اس تبلیغی و تربیتی کلاس کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم مولوی شہید اللہ صاحب ممتاز المحدثین۔ مکرم قاضی ماسٹر عبد الرشید صاحب۔ مکرم ظفر احمد صاحب اور عزیز عبد الحمید کریم صاحب نے تعاون دیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

مضافات یادگیر کا تبلیغی دورہ اور قبولیت دعا کا زندہ نشان

مکرم حامد اللہ غوری صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸ جون ۸۶ء کو مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ کی قیادت میں ۱۴ خدام پر مشتمل ایک تبلیغی وفد یادگیر کے ایک قریبی گاؤں دھینگر روانہ ہوا۔ وہاں پر مختلف لوگوں سے تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ بعض غیر از جماعت افراد کی تحریک پر بارش کے لئے دعا کی گئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسی وقت دعا کو قبول کرتے ہوئے رحمت کی بارش برسائی۔ جو غیر از جماعت افراد کے لئے قبولیت دعا کا زندہ نشان ثابت ہوئی۔

صوبہ آندھرا کے مختلف علاقوں کا کامیاب تبلیغی دورہ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۷ جون ۸۶ء کو خاکسار نے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کے ہمراہ آندھرا پردیش کے مختلف علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ نئے نئے مقامات پر پہنچ کر لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مختلف افراد سے تبلیغی گفتگو بھی ہوئی۔ مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید۔ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب۔ مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب جگنہ پیٹ۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل خان صاحب۔ مکرم محمد عبید اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم سید ابرار احمد صاحب۔ مکرم مسعود احمد صاحب اور مکرم ابو الحسن صاحب نے بھرپور تعاون دیا۔ فجزاہم اللہ خیراً۔ بالفضلہ تعالیٰ چار نئے افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔

مبلغ علاقہ وارنگل (آندھرا) کا تبلیغی دورہ

مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ علاقہ وارنگل رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۸۶ء کو مکرم مسعود صاحب علاقہ ۔۔۔ کے ہمراہ ایک تبلیغی دورہ کیا گیا جس میں مختلف لوگوں سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب میں مبلغ احمدیت کی تقریر

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ پورٹ بلیئر انڈیمان لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۸۶ء کو ماڈل سکول ہال میں منعقد ہونے والی پیشوایان مذاہب کانفرنس میں خاکسار کو بھی تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے ہر قوم کے پیشوا کی عزت و تکریم کرنے کے بارے میں قرآنی تعلیم کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ پیش کیا اور تقریر کے بعد جملہ مقررین و حاضرین کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا۔

جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا شایان شان اہتمام

★ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ بمبئی لکھتے ہیں کہ مورخہ ۷ تا ۱۳ جولائی ۱۹۸۶ء جماعت احمدیہ بمبئی کے زیر اہتمام "ہفتہ قرآن مجید" منایا گیا۔ ان اجلاسات میں خاکسار کے علاوہ مکرم ناصر احمد صاحب ناظم تعلیم۔ مکرم شاکر عبد اللہ صاحب۔ مکرم سید منور احمد صاحب۔ مکرم پرویز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم ایم بی احمد صاحب اور مکرم غلام محمود صاحب راچوری نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مکرم صدیق صاحب۔ مکرم ایم بی احمد صاحب۔ مکرم مظفر عبد اللہ صاحب۔ مکرم عبد الباری صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور نظمیں مکرم طارق صاحب۔ مکرم صدیق صاحب۔ مکرم مبین خان صاحب اور مکرم عبد الحمید صاحب قمر نے پڑھ کر سنائیں۔ مختلف اجلاسات میں عزیز مظفر عبد اللہ صاحب۔ مکرم ایم بی احمد صاحب۔ مکرم وسیم عبد اللہ صاحب مکرم صدیق اکبر صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

★ مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۴ تا ۱۰ جولائی ۱۹۸۶ء "ہفتہ قرآن مجید" منایا گیا۔ ان اجلاسات میں صدارت کے فرائض مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ یادگیر۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب چودھری۔ مکرم اسامہ احمدی صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم شفیق احمد صاحب مکرم سلیم محمد نعمت اللہ صاحب غوری۔ اور خاکسار نے ادا کئے۔ مکرم ثناء اللہ صاحب۔ مکرم اسامہ احمدی صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب اور مکرم ظفر اللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور نظمیں مکرم ولی الدین خان صاحب۔ مکرم فیروز احمد صاحب۔ مکرم عبد المنان صاحب تنالک۔ عزیز عرفان احمد تماپوری۔ مکرم اسد اللہ صاحب اور مکرم وسیم احمد صاحب نے پڑھ کر سنائیں۔ مکرم ولی الدین خان صاحب۔ خاکسار۔ نصیر الدین خان صاحب۔ مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری۔ مکرم عبد القادر صاحب۔ مکرم عرفان صاحب۔ مکرم ثناء اللہ صاحب مکرم رفیق اللہ صاحب۔ مکرم عبد الحی صاحب۔ مکرم عبد القدوس صاحب۔ مکرم محمود احمد صاحب گلبرگہ۔ مکرم ظفر احمدی صاحب نے تقاریر کیں۔

★ مکرم شرافت احمد خان صاحب موصلی بنی ماٹنز سے رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۴ تا ۱۰ جولائی ۱۹۸۶ء "ہفتہ قرآن مجید" منایا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم مبارک احمد صاحب۔ مکرم منور احمد صاحب۔ مکرم شیخ ابراہیم صاحب نے ادا کئے۔ مکرم نذیر احمد صاحب۔ عزیزم رحمان خان۔ عزیزم محمد مختار شفیع۔ مکرم انوار احمد صاحب۔ مکرم شکیل احمد صاحب اور خاکسار نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور نظمیں مکرم شیخ روزاب صاحب۔ مکرم مظفر خان صاحب۔ مکرم محمود خان صاحب۔ مکرم فاروق احمد صاحب۔ مکرم شکیل احمد صاحب اور خاکسار نے پڑھ کر سنائیں۔ مکرم شیخ ہمدم احمد صاحب۔ مکرم منصور خان صاحب۔ مکرم شیخ بشارت احمد صاحب۔ مکرم طیب احمد صاحب۔ مکرم خلیل احمد صاحب۔ مکرم بشیر احمد صاحب۔ مکرم منور احمد صاحب۔ مکرم شمشیر خان صاحب۔ مکرم شیخ داروغہ صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

★ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۴ تا ۱۱ جولائی ۱۹۸۶ء ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ روزانہ ایک تقریر رکھی جاتی رہی۔ مورخہ ۷ جولائی کو خاکسار کی صدارت میں ایک خصوصی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شہرہ عالم صاحب نے تلاوت کی۔ مکرم منظر احمد صاحب بانی نے نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم صلاح الدین صاحب۔ عزیز عبد الحمید کریم صاحب۔ مکرم غلام حیدر خان صاحب اور خاکسار نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

★ مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ جماعت احمدیہ ۔۔۔ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۴ تا ۱۰ جولائی ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا گیا۔ ہر روز خاکسار نے مختلف عنوانات پر قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں تقاریر کیں۔ بالآخر دعا کے ساتھ ہفتہ قرآن مجید اختتام پذیر ہوا۔

★ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ ۔۔۔ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۴ جولائی ۱۹۸۶ء کو ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ جس میں مکرم منظور حسین صاحب۔ مکرم ابرار حسین صاحب۔ مکرم محمد نعیم صاحب۔ مکرم محمد مستقیم صاحب اور خاکسار نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

پروگرام دورہ انسپکٹران بیت المال آمد قادیان

برائے صوبہ آندھرا۔ اڑیسہ۔ بنگال۔ کیرالہ۔ کرناٹک۔ تامل ناڈو۔ مہاراشٹر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ آندھرا۔ اڑیسہ۔ بنگال۔ کیرالہ۔ کرناٹک۔ تامل ناڈو مہاراشٹر۔ ایم پی کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۲۰/۸/۸۶ سے انسپکٹران صاحبان درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ ۸۷-۱۹۸۶ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے لہذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے انسپکٹران صاحبان کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جارہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید نصیر الدین احمد صاحب انسپکٹر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۰/۸/۸۶	کرڈاپلی	۱۰/۱۰/۸۶	۳	۱۳/۱۰/۸۶
حیدرآباد	۲۲/۸/۸۶	۱	۲۳	پینکال	۱۳	۲	۱۵
سکندرآباد	۲۳	۲	۲۵	کوٹ پلہ	۱۵	۱	۱۶
ظہیرآباد	۲۵	۱	۲۶	ارکوپٹنہ	۱۶	۱	۱۷
عادل آباد	۲۶	۱	۲۷	تالبرکوٹ	۱۷	۱	۱۸
کرنول	۲۷	۱	۲۸	غنچہ پاڑا	۱۸	۱	۱۹
جنتہ کنٹہ	۲۸	۲	۳۰	چوددار	۱۹	۱	۲۰
وڈمان	۳۰	۱	۳۱	کٹک	۲۰	۲	۲۲
انکور	۳۱	۱	۱/۹	بھدرک	۲۲	۳	۲۵
جڑچرلہ / محبوب نگر	۱/۹	۲	۳	سورو / ہلدی پدا	۲۵	۲	۲۷
کاماریڈی / چندہ پور	۳	۱	۴	کٹک	۲۷	۱	۲۸
[illegible] یوپیٹ	۴	۱	۵	بسنہ پردہ	۲۸	۱	۲۹
[illegible] پیٹ	۵	۱	۶	سمبلپور	۲۹	۱	۳۰
حیدرآباد	۶	۱	۷	سندرگڑھ	۳۰	۱	۳۱
علاقہ ورنگل	۷	۵	۱۲	رورکلہ	۱/۱۱	۳	۴/۱۱
حیدرآباد	۱۲	۱	۱۳	جمشید پور	۴	۳	۷
کٹک	۱۳	۳	۱۶	موسی بنی مائنز	۷	۵	۱۲
بھوبنیشور	۱۶	۳	۱۹	مہوبھنڈار	۱۲	۱	۱۳
خوردہ / کیرنگ	۱۹	۷	۲۶	کھڑکپور	۱۳	۱	۱۴
نرگاؤں	۲۶	۱	۲۷	کلکتہ	۱۴	۲	۱۶
مانیکاگوڈا / نیاگڑھ	۲۷	۱	۲۸	برلیشہ	۱۶	۱	۱۷
بھوبنیشور	۲۸	۱	۲۹	ہوگلہ	۱۷	۱	۱۸
سنالی پدم پیا	۲۹	۱	۳۰	موہن پور	۱۸	۱	۱۹
کٹک	۱/۱۰	۲	۳/۱۰	ڈائمنڈ ہاربر	۱۹	۱	۲۰
سونگھڑا	۳	۲	۵	کبیرا	۲۰	۱	۲۱
کیندراپاڑہ	۵	۲	۷	ہانسرہ	۲۱	۱	۲۲
پارادیپ	۷	۱	۸	کلکتہ	۲۲	۱	۲۳
سرلونیاگاؤں	۸	۱	۹	مضافات مرشدآباد	۲۳	۸	۱/۱۲
کٹک	۹	۱	۱۰	کلکتہ	۱/۱۲	۱	۲
				تمھاری	۲	۱	۳
				کلکتہ	۳	۲	۵
				قادیان	۷/۱۲/۸۶	—	—

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب نفش انسپکٹر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۰/۸/۸۶	کوڈیاتھور	۲/۱۰/۸۶	۲	۴/۱۰/۸۶
مدراس	۲۲/۸/۸۶	۴	۲۶	کالیکٹ	۴	۳	۷
میلاپالیم	۲۷	۱	۲۸	کیناتور	۷	۳	۱۰
کوٹار / شنکرن کوئل کم	۲۸	۲	۳۰	کڈلائی	۱۰	۱	۱۱
ٹوٹی کورین	۳۰	۱	۳۱	ٹیلی چری	۱۱	۱	۱۲
ستان کولم	۳۱	۱	۱/۹	کوڈالی	۱۲	۲	۱۴
کردناگاپلی	۱/۹	۴	۵	پینگاڈی	۱۴	۴	۱۸
آدی نامو	۵	۱	۶	موگرال	۱۸	۲	۲۰
کوئیلون	۶	۱	۷	مرکرہ	۲۰	۳	۲۳
آلپی	۷	۱	۸	بنگلور	۲۳	۵	۲۸
ارناکولم	۸	۱	۹	شیموگہ	۲۸	۴	۲/۱۱/۸۶
آترا پورم	۹	۲	۱۱	سوراب	۲/۱۱	۳	۵
مورٹی پوزہ	۱۱	۱	۱۲	ہبلی	۵	۲	۷
چاداکاڈ	۱۲	۱	۱۳	لونڈا	۷	۱	۸
پلی پورم	۱۴	۱	۱۵	بلگام	۸	۱	۹
چیلاکرا / کاواشیری	۱۵	۲	۱۷	سادنت واڑی	۹	۲	۱۱
کالیکٹ	۱۷	۳	۲۰	تیماپور	۱۱	۳	۱۴
الانلور	۲۰	۱	۲۱	دلبودرگ	۱۴	۱	۱۵
منارگھاٹ	۲۱	۱	۲۲	یادگیر	۱۵	۵	۲۰
پالگھاٹ	۲۲	۱	۲۳	گلبرگہ	۲۰	۱	۲۱
کوئمبٹور	۲۳	۱	۲۴	شاہ آباد	۲۱	۱	۲۲
موریاکمی	۲۴	۱	۲۵	یادگیر	۲۲	۳	۲۵
کردلائی	۲۵	۲	۲۷	عثمان آباد	۲۵	۲	[illegible]
کالکولم	۲۷	۲	۲۹	پونہ	۲۷	۲	۲۹
وانیمبلم	۲۹	۱	۳۰	بمبئی	۲۹	۱	۳۰
پتمہ پیریم	۱/۱۰	۱	۲/۱۰	اٹارسی	۱/۱۲	۲	۳/۱۲
				قادیان	۵/۱۲/۸۶	-	-
				-	-	-	-

درخواست ہائے دعا

○ — مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ حال مقیم نوراٹو (کینیڈا) چھاتی میں گلے کے نیچے سرطان ہو جانے کے باعث ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ یکم ماہ رمضان المبارک سے کیموتھریپی علاج شروع کیا گیا ہے جو کافی سخت نوعیت کا ہوتا ہے۔ بزرگان و احباب کرام سے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی و درازی عمر نیز ان کی اہلیہ مکرمہ طلعت خلیل صاحبہ اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ — مکرم میر مبشر احمد صاحب طاہر آف پسرور حال ربوہ اپنی والدہ ہمشیرگان محترمہ بشریٰ کریم صاحبہ، محترمہ طاہرہ اعجاز صاحبہ اور عزیزہ [illegible] صاحبہ نیز بہنوئی مکرم غازی محمد عبدالکریم صاحب اور بھانجے عزیز [illegible] کی کامل و عاجل شفایابی اور خسر مرحوم خان نذر محمد خان صاحب جالندھری جو بتاریخ ۲۵ جون لاہور میں وفات پا گئے ہیں کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے ○ — عزیزہ عطیہ سلطانہ سلمہا بنت مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ عثمان آباد (مہاراشٹر) بی اے فائنل کے امتحان میں درجہ دوم کے ساتھ کامیابی حاصل کرنے کی خوشی میں بطور شکرانہ بیس روپے [illegible] عزیزہ کی اعلیٰ کامیابیوں کے حصول اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ — مکرم محمد حبیب اللہ صاحب [illegible] (رانچی) بیس روپے [illegible] مدات میں ارسال کر کے اپنی اہلیہ محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی اور [illegible] و سلامتی والی لمبی عمر پانے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مسلمانوں کے چند بڑے فرقے (بقیہ صفحہ ۸)

ایران - عراق - پاکستان اور بھارت میں کثرت پایا جاتا ہے - اور امامیہ بھی کہلاتا ہے۔ اس فرقہ کے اصول دین ہیں :- توحید - عدل - نبوت - امامت - قیامت۔

فروع دین :- نماز - روزہ - زکوٰۃ - خمس - حج - جہاد - امر بالمعروف - نہی عن المنکر - تولا - تبرا - (جدید تحفۃ العوام مصدقہ صفحہ ۱۸-۱۹ - ناشر کتب خانہ حسینیہ لاہور)۔

بارہ امام :- (۱) حضرت امام علیؓ (۲) حضرت امام حسنؓ (۳) حضرت امام حسینؓ (۴) حضرت امام زین العابدینؒ (۵) حضرت امام باقرؒ (۶) حضرت امام جعفر صادقؒ (۷) حضرت امام موسیٰ کاظمؒ (۸) حضرت امام رضاؒ (۹) حضرت امام تقیؒ (۱۰) حضرت امام نقیؒ (۱۱) حضرت امام حسن عسکریؒ (۱۲) حضرت امام محمد مہدی (یعنی حضرت امام غائب) جن کا اسم گرامی شیعہ بزرگوں نے "غلام احمد" "محمود" "عیسیٰ مسیح" اور ناصر دین بھی بتایا ہے - ملاحظہ ہو کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۹-۷-۵ الصراط السوی حصہ اول صفحہ ۳۹۵)۔

مخصوص نظریات :- (۱) عقیدہ رجعت (حق الیقین درباب رجعت) (۲) تقیہ (اصول کافی باب تقیہ) (۳) مقام امامت نبوت سے افضل ہے (۴) ائمہ اہلبیت ہی اصلی قرآن کے جامع ہیں (اصول کافی صفحہ ۸) (۵) تحریف قرطاس (۶) وراثت باغ فدک (۷) متعہ (منہاج الصادقین پانچ رکوع)۔

مخصوص طریق عمل :- (۱) سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعات شہادت پر گریہ و ماتم، علم، تعزیہ، تابوت، ذوالجناح نکالنا - اور درد ناک اور رقت انگیز مرثیے پڑھنا۔

(۲) وضو کرتے ہوئے پاؤں پر مسح کرنا۔

(۳) شیعہ اذان کے مخصوص الفاظ :- "اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ" (دو بار) (جدید تحفۃ العوام صفحہ ۵۱ ناشر کتب خانہ حسینیہ لاہور)۔

تفاسیر :- تفسیر امام حسن عسکری - تفسیر علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی - تفسیر مجمع البیان - تفسیر صافی۔

احادیث :- اصول کافی و فروع کافی از شیخ محمد یعقوب کلینی رازی متوفی ۳۲۹ھ) من لا یحضرہ الفقیہ از شیخ ابو جعفر محمد بن علی ابن بابویہ قمی متوفی ۳۸۱ھ - تہذیب الاحکام و استبصار از تالیفات شیخ محقق ابو جعفر طوسی متوفی ۴۶۰ھ۔

نہج البلاغہ :- حضرت علیؓ کے مکتوبات و ملفوظات کا مجموعہ۔ یہ کتاب نہایت مستند سمجھی جاتی ہے اور فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے۔

مجتہد :- اثنا عشریوں پر اپنے اپنے علاقہ کے مجتہد کی تقلید لازم ہوتی ہے۔ سب مجتہد حضرت امام غائب امام مہدی کے نائب اور باضابطہ قائم مقام سمجھے جاتے ہیں۔ سب سے بڑے مجتہد نجف اشرف کے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ موجودہ مجتہد اعظم :- "حجۃ الاسلام آیۃ اللہ امام الزمان آقائے سید محسن الحکیم نجفی طباطبائی" (جدید تحفۃ العوام)

شیعہ تنظیمیں :- "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان" - "مجلس نظارت شیعہ مدارس عربیہ امامیہ ملتان پاکستان"۔

شیعہ درسگاہیں :- دارالعلوم محمدیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا - جامعہ امامیہ کربلا گامے شاہ لاہور - مدرسہ باب العلوم ملتان - مخزن العلوم شیعہ میانی ملتان - جامع المنتظر محلہ شیعہ لاہور - درس آل محمد سرگودھا روڈ لائل پور - مدرسۃ الواعظین جامعہ امامیہ (کراچی)۔

شیعہ رسائل و جرائد :- المبلغ (سرگودھا) المنتظر (لاہور) معارف اسلام (لاہور) شیعہ (لاہور) در نجف (سیالکوٹ)۔ شہاب ثاقب (لائل پور) - صداقت (گوجرہ)۔ رضاکار (لاہور) پیام عمل (لاہور)۔

درخواست دعا :- مکرم محمد واجد صاحب پرویز معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کالا بن لوہارکہ نے P.U.C انگلش اور T.D.C کا امتحان دیا ہے۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور بعض دوست خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲) :- بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت /۲۵۰ روپے تک ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

موصی صاحبان اور عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات کی خاص توجہ کیلئے

دفتر ہذا کی طرف سے فارم اصل آمد ہر سال موصی صاحبان کی خدمت میں عہدیداران جماعت کی وساطت سے بھجوائے جاتے ہیں اور جن موصی صاحبان کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر واپس دفتر ہذا میں موصول ہو جاتے ہیں اُن کو سالانہ حساب بنا کر بھجوایا جاتا ہے۔ مگر ایک خاص تعداد موصیان کی ایسی باقی رہ جاتی ہے جو فارم اصل آمد پُر نہیں کرتی جس کی وجہ سے اُنکے حسابات نامکمل رہتے ہیں اور اُن کا شمار بقایا داران میں ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں قاعدہ ۹۶ کے الفاظ درج ذیل ہیں :- قاعدہ نمبر ۹۶ :-

"ہر موصی کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ سالانہ فارم اصل آمد حسب نمونہ جدول پُر کر کے دفتر کو بھجوائے۔ فارم اصل آمد نہ آنے کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ وہ مناسب تنبیہ کے بعد موصی کو بقایا دار قرار دے کر موصی کے خلاف مناسب تادیبی کارروائی کرے جو منسوخی وصیت بھی ہو سکتی ہے۔"

اسی دوران میں بعض موصی صاحبان کی وفات ہو جاتی ہے اور اُن کے اقربا اُنکا تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ قادیان لے آتے ہیں۔ اور متعلقہ موصی کے حسابات بوجہ فارم اصل آمد پُر نہ کرنے کے نامکمل ہوتے ہیں۔ اور قواعد کی رو سے بہشتی مقبرہ میں تدفین میں روک پیدا ہوتی ہے جو دفتر اور موصی کے اقربا دونوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ اس لئے عہدیداران جماعت اور مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ بار بار اپنے خطبات جمعہ میں اس امر کو واضح کریں اور کوشش کریں کہ ان کی جماعت کے موصی صاحبان کے فارم اصل آمد سو فیصد پُر ہو جائیں۔ قاعدہ نمبر ۹۶ کی تعمیل میں ایسی وصایا منسوخ بھی ہو سکتی ہیں اس لئے موصی صاحبان پر اس سلسلہ میں پوری وضاحت ہو جائے اگر فارم پُر کرنے میں کوئی معذوری ہو تو اس کو دفتر ہذا میں اپنی معذوری پیش کریں ان کی معذوری مجلس کارپرداز میں پیش کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔

اگر کسی دوست کو جو موصی ہے عہدیداران کی طرف سے فارم اصل آمد نہیں ملا تو وہ اُن سے مطالبہ کرے اور اگر اُن کے پاس بھی نہیں پہنچا تو دفتر ہذا سے براہ راست مطالبہ کرے دفتر ہذا ایسے موصیوں کو دوبارہ فارم اصل آمد بھجوائے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اَفضلُ الذِّکرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO

31-5-6 LOWER CHITPUR ROAD

PH. 275475

RESI. 273908 CALCUTTA-700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PH NO- 279203

CARDBOARD BOX MFG-CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15-PRINCEP STREET CALCUTTA-700072.

شور کیا ہے ترے کوچے میں لے جلدی خبر

خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

بی ایم ۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

- الیکٹریکل انجینئرس • الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹریکٹس • موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART. J.P. ROAD VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108 }
629389 } ٹیلیفون نمبرز BOMBAY-58

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(نتیجہ اسلام ۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعودؑ)

(پیشکش)

لبرٹی یون مل } نمبر ۵-۲-۱۸ ملک پیٹ حیدرآباد ۲۵۲

Automotive تار کا پتہ

23-5222 }
23-1452 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین ۔ کلکتہ ۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

H.M برائے ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر H.M

S.K.F بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹرز ہیں!

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTOTRADERS-16

MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2. TOPSIA ROAD, CULCUTTA-700039.

ھُوَ النَّاصِر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے یا بنوانے کے لئے تشریف لائیے

الرؤف جیولرز

فون نمبر ۴۹-...

۱۲۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار ۔ موٹر سائیکل سکوٹر جیپ کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل کیجئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS

13. SANTHOME HIGHROAD

MADRAS-600004.

PH.NO {76360
{74350

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ ٹیبرون ڈیلسر مدینہ میدان روڈ سید برگ ۔ ۔ ۔ ۲۵۶۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر:۔ 294

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALERS IN HAWAI & R.E.C CHAPPALS

SHOE MARKET NAYA POOL, HYDERABAD-500002

PH NO- 522860.

ارشاد نبوی ﷺ

الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر

دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے

(محتاج دعا)

منجانب ازمراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس — کلک الیکٹرانکس

کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر) — اننت ناگ روڈ اسلام آباد (کشمیر)

ایکسپائر ریڈیو ٹی وی، ٹیپ ریکارڈر اور سلائی مشین کی سیل اور مرمت

ہدایت کی جڑ تقویٰ ہے

(کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE – 670001

P.O. PAYANGADI – 670303 (KERALA)

PHONE NO PAYANGADI-12 CANNANORE 4325

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔ (ملفوظات جلد سوم)

الیسد گوپروڈکٹس

پتہ: نمبر ۲/۲/۲۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:۔ ۴۲۲۹۱۶)

حیدرآباد میں فون نمبر ۴۳۳۰۱

لینڈ موٹر گاڑیاں

کی اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیر سروس ٹاپ اینڈ ورکشاپ (افغانپورہ)

۱۹۰۱-۲۸ سعید آباد حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"

NIR ®

CALCUTTA-15

پیشکش:۔ آرام دہ مضبوط دیدہ زیب اور پائیدار بہترین ہوائی چپل ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے